بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۲۱ راگست ۲۰۰۴ بمطابق ۴ رجب المرجب ۱۴۲۵ ہجری بروز ہفتہ بوقت صبح دس بجکر بیس منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

مولانا عبدالمتین آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّ کُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا ج اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ۝ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم ط

(سورۃ الاعراف آیت نمبر ۳۱)

ترجمہ: اے بنی آدم! ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت اور لباس سے آراستہ رہو، اور خوب کھاؤ اور پیو۔ لیکن حد سے آگے مت نکلو، بے شک اللہ حد سے آگے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت): مولانا فیض اللہ منسٹر ایگریکلچر کی والدہ وفات پا گئی ہیں ان کے لئے دعا مغفرت کی جائے۔

جناب اسپیکر: کورم پورا نہیں ہے ۵ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے گھنٹی بجائی جائے۔

(کورم پورا ہونے پر دس بجکر پچیس منٹ پر اجلاس دوبارہ شروع ہوا)

جناب اسپیکر: اب گنیں کورم پورا ہے؟ شکر ہے بچ گیا۔ اب جناب کچکول علی ایڈووکیٹ اپنا سوال نمبر دریافت کریں۔

☆۴۱۶ کچکول علی ایڈووکیٹ: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے گوادر پروجیکٹ میں عوام کی ایک خاص تعداد کو اراضیات

الاٹ کی تھیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت کی مرضی ومنشاء کے بغیر وفاقی حکومت نے مذکورہ تمام الاٹ شدہ پلاٹ منسوخ کی ہیں؟

(ج) اگر جزو (الف وب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وفاقی حکومت کا یہ اقدام صوبائی خودمختاری میں مداخلت کے مترادف نہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا صوبائی حکومت اس سلسلہ میں کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نیز اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتلائی جائے؟

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات): (الف) بورڈ آف ریونیو بلوچستان نے مورخہ ۲۲/جنوری ۱۹۹۲ء کو ایک ہزار ایکڑ سرکاری اراضی برائے ہاؤسنگ اسکیم کوہ باطل گوادر کیلئے ٹرانسفر کی تھی جس پر مذکورہ ہاؤسنگ اسکیم کو ترقی دینی تھی۔ چنانچہ پروجیکٹ کمیٹی کی زیر صدارت سابقہ ڈپٹی کمشنر گوادر نے پلاٹوں کی الاٹمنٹ کی۔

(ب) پلاٹوں کی الاٹمنٹ صوبائی حکومت نے کی ہے۔ نا کہ وفاقی حکومت نے۔

(ج) جیسا کہ جزو (الف) میں بتلایا گیا ہے کہ بورڈ آف ریونیو بلوچستان نے ایک ہزار ایکڑ اراضی برائے ترقی سنگھار ہاؤسنگ اسکیم دی تھی۔ جب کہ پراجیکٹ ڈائریکٹر نے ترقیاتی عمل کو ۱۲۷۰۰ ایکڑ پر محیط رقبے پر پھیلایا ہے جس کی وجہ سے قانونی پیچیدگی پیدا ہوئی ہے مزید برآں پلاٹوں کے سائز اور قیمتوں میں بھی کچھ تفاوت پایا جاتا ہے ان تمام عوامل اور پیچیدگیوں کو حل کرنے کے لئے صوبائی حکومت تمام الاٹمنٹ منسوخ کرکے ایک کمیٹی قائم کررہی ہے۔ کمیٹی تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر اپنی سفارشات حکومت کو پیش کریگی جس کی روشنی میں مزید اقدامات کئے جائیں گے۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: کچکول صاحب کوئی ضمنی ہے؟

کچکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): سر! سوال کا جواب تو انہوں نے دے دیا ہے میں اس کو پڑھ لونگا بورڈ آف ریونیو بلوچستان نے مورخہ ۲۲/جنوری ۱۹۹۲ء کو ایک ہزار ایکڑ سرکاری زمین بمع ہاؤسنگ اسکیم کوہ باطل گوادر کے لیے ٹرانسفر کی تھی جس پر مذکورہ ہاؤسنگ اسکیم کو ترقی دینی تھی چنانچہ

پراجیکٹ کمیٹی کی زیرصدارت آپ کے ڈپٹی کمشنر گوادر نے پلاٹوں کی الاٹمنٹ کی منسوخی صوبائی حکومت نے کی ہے نہ کہ وفاقی حکومت نے۔جیسا کہ جواب جزو(الف) میں بتلایا گیا ہے کہ بورڈ آف ریونیو بلوچستان نے ایک ہزار زمین ایکڑ برائے ترقی سنگار ہاؤسنگ اسکیم دی تھی جبکہ پراجیکٹ ڈائریکٹر نے ترقیاتی عمل کو۱۲۷۰۰ ایکڑ پر پھیلائیں جسکی وجہ سے قانونی پیچیدہ گیاں پیدا ہوئی ہیں مزید براں پلاٹوں کے سائز وقیمتوں میں بھی کچھ تفاوت پایا جاتا ہے تمام عوامل اور پیچیدگیوں کو حل کرنے کے لئے صوبائی حکومت تمام الاٹ منٹ منسوخ کر کے کمیٹی قائم کررہی ہے کمیٹی تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر اپنی سفارشات حکومت کو پیش کرے گی جناب! بات یہ ہے کہ بجٹ سیشن میں ہمارے منسٹر فنانس نے یہاں اعلان کیا تھا اخبارات میں آیا تھا اور ہم نے اس لئے یہ پڑھا اور آپ کا وقت لیا کہ نہ تو ہمارے سیکرٹری صاحبان اور نہ ہی ہمارے منسٹر صاحبان کو یہ پتہ ہے کہ سوال کیا ہے حالانکہ حکومت نے جو منسوخ کئے تھے وہ بحال کئے ہیں یہ وہی پرانے جو جوابات ہیں انہی کو ٹیبل کردیا ہے اسکے علاوہ سر جی! ایک بات جو توجہ طلب ہے وہ یہ ہے کہ جب ایک ہزار ایکڑ زمین کو ہاؤسنگ اسکیم کے لئے لایا گیا تھا باقی ۱۱۷۰۰ ایکڑ اس کے سلسلے میں جناب اسپیکر! میں بھی اس کمیٹی کا ممبر رہا ہوں ایک دن ہم لوگ آئے تھے وہاں دوسرے ممبران نہیں تھے۱۱۷۰۰ ایکڑ پر ریونیو بورڈ نے الاٹمنٹ نہیں کی ہے وہ بھی وہاں چل رہے ہیں اور وہ جو منسوخی تھی وہ بحال ہوئی ہے اور سر جی ذرا ۱۹ تاریخ کی پیپر کو ملاحظہ فرمائے سر! آخری پیپر ۱۹/اگست ۲۰۰۴ء کو ٹیبل کیا ہے منسٹر صاحب کو یہ پتہ نہیں کہ منسوخی بحال ہوئی ہے یا نہیں؟

جناب اسپیکر: اوکے۔جی شرودی صاحب!

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔درست فرمایا میرے محترم نے یہ جواب بہت پرانا ہے اور میں اس جواب سے خود بھی مطمئن نہیں ہوں تازہ جواب میرے پاس پڑا ہوا ہے یہ ساری خرابی ہماری اس کارگزاری کی وجہ سے ہے کہ ۶ مہینے کے سوالات کا جواب ۶ مہینے کے بعد آپ کے پاس آجاتا ہے سوال بھی پرانا اور جواب بھی پرانا ہو جاتا ہے پرسوں اجلاس اس لئے ملتوی ہوا ہے کہ ممبران تشریف نہیں لائے تھے آج بھی وقت پہ اجلاس شروع نہیں ہوا ہے اور اب بھی بہت سارے ممبران تشریف نہیں لائے ہیں میں مانتا ہوں کہ یہ جواب پرانا ہے تازہ جواب آپ کا یہ ہے۔

جناب اسپیکر: شرودی صاحب ! آپ بات سنیں اگر یہ پرانا ہے تو ایک نوٹس یا ا یک لیٹر آپ اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھیج سکتے تھے کہ بھائی آپ وہ جواب ٹیبل نہ کریں اصل جواب یہ ہے۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات): یہ جواب ٹیبل پہ آج مجھے ملا ہے۔

جناب اسپیکر: شرودی صاحب! آپ اپنے سیکرٹری سے پوچھیں کہ یہ جواب آج آپ کو کیوں دیا گیا ہے؟

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات): آپ کی اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے آج مجھے تازہ جواب دیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: شرودی صاحب! آپ نے پرانا جواب تو پہلے جمع کیا ہے۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات): جی ہاں یہ جواب میں نے ۶ مہینہ پہلے جمع کیا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ نے ۶ مہینہ پہلے جمع کیا جب بحال ہوا۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات): جناب! میں کوئٹہ میں قیدی بنا ہوا ہوں باہر بھی نہیں جا سکتا ہوں اسی ایک سوال کی وجہ سے لیکن وہ بھی اس وقت میرے سامنے آ جاتا ہے کہ سوال بھی فرسودہ اور جواب بھی فرسودہ اب ـــــــ۔

جناب اسپیکر: شرودی صاحب! پھر آپ نے یا آپ کے محکمے نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو تازہ جواب کے لئے کیوں لیٹر نہیں بھیجا یہ ۶ مہینے کی مدت میں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر! بات یہ ہے کہ ہم لوگوں کا جو اولین فرض ہے کہ اسمبلی کے یہ جوابوں سے ڈیپارٹمنٹ ہی ٹھیک ہوگا کاش کہ ہمارے معزز وزیر اپنی ساری چیزوں پر ایک طائرانہ نظر ڈال دیتا میں کہتا ہوں کہ سنجیدگی سے ہم لوگ اسمبلی کی جو کارکردگی ہے اس پر دھیان ہی نہیں دے رہے ہیں خود ہی مجھے کہہ رہے ہیں کہ سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کم سے کم آپ یہ کہہ دیتے میں نے آپ کو اتنا ذہین آدمی سمجھا ہے میں نے کہا یہ دیکھ لیں کل اسکا امتحان ہوگا یہ بھی وہی کرلے گا جو دوسرے کرلینگے یہ کچھ خود بھی سوچتا ہے لیکن ہم نے یہ دیکھا کہ آپ بھی نہیں سوچتے ہیں جو انہوں نے لکھا ہے آپ اسی پر اتفاق کررہے ہیں کہ سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے اور حال یہ ہے کہ آپ خود ہی تردید کررہے ہیں کہ واقعی پرانا سوال ہے۔

جناب اسپیکر: یہ جو تازہ جواب ہے آپ ہمیں دے دیں گے؟

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات): جناب اسپیکر! یہ بولتا ہے سنتا نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: کچکول صاحب! سن لیں دونوں کو موقع دیں گے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: مجھے جواب دے دیں آپ کو یہاں زبانی جواب دینے کی نہیں ضمنی سوال دے سکتے ہے مجھے تحریری جواب دے جواب آپ کے پاس موجود ہے جواب مجھے دیں کیونکہ سوال میں نے کیا ہے۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات): وہ اسمبلی آپ کو جواب دے دے میری ٹیبل پہ پڑا ہوا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: مجھے اسمبلی نے نہیں دیا ہے مولانا صاحب!

جناب اسپیکر: او کے۔ سردار صاحب! ابھی question کا سلسلہ ہے point of order نہیں بنتا ہے ابھی یہ مسئلہ ہم حل کر دیں یہ تحریری جواب کچکول صاحب کو پہنچائے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: سر! یہ جواب نہیں ہے میں ایمانداری سے آپ سے کہتا ہوں کہ یہ کیا ہے ایک نوٹ پورشن کہے یا کہ وہی جو کمیٹی کانسٹی چیوٹ ہوئی ہے یہ وہی پیپر ہے ہمیں جو یہ دیا ہے ہم تو حیران ہیں کہ ہمیں کیا دے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: وہ جواب کچکول صاحب سے اٹھا کر لے آئیں۔

حاجی میر جمعہ خان بگٹی: سر point of order!

جناب اسپیکر: دیکھیں حاجی صاحب! آپ کے بعد اجلاس ٹھیک ٹائم پہ شروع ہوگا جو آئے نہ آئے ۱۰ منٹ میں انتظار کرتا ہوں پھر ملتوی کرونگا۔

حاجی میر جمعہ خان بگٹی: سر! ۱۰ بجے کی بجائے ۳ بجے اجلاس رکھیں۔

جناب اسپیکر: اس پر پھر مشورہ کرتے ہیں جی کچکول صاحب آپ بولیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: یہ وہی جواب ہے ضمنی جواب سر! لکھا ہوا ہے ضمنی جواب سنگھار ہاؤسنگ اسکیم کو حکومت بلوچستان نے کمیٹی کی سفارش پر نوٹیفکیشن مورخہ ۸/جولائی ۲۰۰۴ء کے ذریعے بحال کئے ہیں سنگھار ہاؤسنگ اسکیم سے منسلک دیگر قانونی معاملات جیسا کہ بالائی لاز مقامی قانون کی تیاری ایک

ہزار ایکڑ سے زیادہ رقبے پر اسکیم کو پھیلانے اور دیگر معاملات کو کمیٹی کی سفارش کے تحت پراجیکٹ کے ذریعے حل نکالنے کے لئے میٹنگ عنقریب منعقد کی جارہی ہے۔

جناب اسپیکر: جی شرودی صاحب!

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات): جناب اسپیکر صاحب! جیسا کہ میں نے عرض کر دیا کہ یہ ہمارے بار بار سے اجلاسوں کی ملتوی ہونے اور ہمیں سوالات کے لئے لکھا جاتا ہے پھر ہم جواب بھیجتے ہیں اسوقت ہمیں بولنے کا موقع نہیں ملتا ہے اتنی تاخیر کی وجہ سے یہ مشکل پیدا ہوئی ہے باقی صورتحال یہ ہے کہ کمیٹی کے مشورے سے اس اسکیم کو بحال کر دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جو سرمایہ کار اپنا سرمایہ لگا رہے تھے اس کا اعتماد بحال کرنا مقصود تھا اور جو مقامی لوگ تھے ان کی طرف سے مطالبہ تھا کہ اس اسکیم کو بحال کر دیا جائے تو اسکو بحال کر دیا گیا ہے اس کے لئے کمیٹی بنی ہے کچکول صاحب کا اپنا نام بھی اس کمیٹی میں شامل ہے تو کچھ ذمہ داری ان پر بھی عائد ہوتی ہے کہ آپ نے اس کمیٹی میں کیا کردار ادا کیا ہے اور آپ نے کیا تعاون کیا ہے ہمارے ساتھ؟

جناب اسپیکر: کچکول صاحب! ابھی اس مسئلے کو چھوڑتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ میں اس سوال کو مؤخر کرتا ہوں جب تک صحیح اس کا جواب سامنے آئے گا۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر! میرے اس سوال میں یہ رہ گئے میں نے اس سوال میں پوچھنا یہ تھا کہ جناب! یہ پلاٹ کن کن لوگوں کو الاٹ کئے گئے ہیں۔ وہ یہ لایا ہی نہیں اور ہم جناب! آپ کی اسمبلی میں میں نے آج سی اینڈ ڈبلیو کے کئے ہیں وہ بھی ایسے تشنہ ہونگے وہ ان کو لائیں گے اور اس میں میں نے یہ دیکھنا تھا کہ باہر کے کن کن لوگوں کو انہوں نے دیئے ہیں۔ البتہ آج مجھے اجازت دیں میں دوسرے سیشن کے لئے ایک اور سوال submit کرلوں گا اگر ہم زندہ رہے یہ آجائے اور یہ بات بھی نوٹ کریں اور اس وقت بھی یہی جواب ہو۔

جناب اسپیکر: او کے۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات): جناب! یہ کوئی تازہ واقعہ نہیں ہے جس بات کا وہ ذکر کر رہے ہیں گزشتہ سال اسی فلور پر اس کا جواب آچکا تھا اور ہمارے ممبر اسمبلی جو اس وقت وزیر تھے سردار ثنا اللہ

صاحب نے اس کو تفصیل سے یہ بات رکھی تھی کوئی نیا انکشاف ہم سے لینا نہیں چاہتے۔اسی فہرست کو مانگتے ہیں وہ فہرست گزشتہ سال بھی آپ کے سامنے آ چکی ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: دیکھیں شرودی صاحب! کچھ چیزیں ایسی ہیں آپ بھی تعاون کریں نا۔آپ نے تو پرانا سوال بھی لایا ہے کچھ نہیں کہہ رہے ہیں اور یہ سوال آپ کہتے ہیں پرانا ہے جواب دیتے ہیں کہ پہلے بھی آپ اس کو لاتے تھے۔ جناب! اس کو از سر نو پیش کر دیں گے اس سوال سے ہماری تشفی نہیں ہوئی ہے۔

حاجی میر جمعہ خان بگٹی: جناب والا! گزارش ہے سنگھار ہاؤسنگ اسکیم کے لئے گورنمنٹ نے ایک ہزار ایکڑ الاٹ کئے تھے پرا جیکٹ ڈائرکٹر ۲۷۰۰ سو ایکڑتک اپنی طرف سے اس کو جناب! کیوں پھیلا دیا اپنی پاور سے اس نے کیوں تجاوز کی ہے اس کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا یہ ترقیاتی عمل نہیں ہوا ایک ہزار سے زیادہ جو اس نے الاٹمنٹ کی ہے یہ غبن والا عمل ہوا ہے یہ ترقی والا عمل نہیں ہے۔اس کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

جناب اسپیکر: جی شاہ صاحب!

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ): جناب والا! ویسے یہ سوال مجھ سے متعلق تو نہیں ہے چونکہ مجھے اس کے متعلق علم ہے اگر دوست مجھے اجازت دیں تو میں اس کی تفصیل بتا دوں کہ سنگھار ہاؤسنگ اسکیم کو ایک ہزار ایکڑ الاٹ کیا گیا تھا ریونیو بورڈ کی جانب سے لیکن اس کے بعد اس وقت کے وزیراعلیٰ صاحب نے جو تاج جمالی صاحب تھے اس نے ایک میٹنگ بلائی اور اس میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا کہ ڈیڑھ ہزار ایکڑ مزید سنگھار ہاءوسنگ اسکیم کو دیا جائے۔تو اس منٹس کی بنیاد پر تا کہ وہ قانونی کارروائی رہتی تھی لیکن چیف ایگزیکٹو نے اس کی اس میٹنگ میں اجازت دے دی تھی اسی لئے پی ڈی نے اس کو مزید extend کر کے ڈھائی ہزار ایکڑ تک لے گئے ہیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: منسٹر صاحب نے جو جواب دیا ہے منٹس کی قانونی حیثیت کوئی نہیں۔لینڈ میں بورڈ آف ریونیو لینڈ الاٹ نہ کرے کسی کو اس لینڈ کا حق دار نہ بنا دے ایڈمنسٹریٹو آرڈر اس وقت implement ہوگا جب تک اس پر ایگزیکٹو آرڈر ہو۔ایگزیکٹو آرڈر تو وہاں ڈیپارٹمنٹ ہی ہے سینئر

بورڈ آف رونیو ہے چونکہ الاٹمنٹ کے آرڈرا شو ہی نہیں ہوئے ہیں صرف منٹس سے کبھی کبھار جناب والا فیصلے ہی ہوتے ہیں اس کے بعد جناب! جب نوٹیفکیشن ہی نہیں ہوگا تو پھر وہی فیصلے کیا ہونگے وہ تشنہ ہی رہ جائیں گے لہٰذا اس بات کو اس پر ضمنی جواب میں خود وزیر صاحب ہی نے کہہ دیا ہے کہ اس میں قانونی کچھ پیچیدگیاں ہیں اس پر مزید elaborate کرنے کی ضرورت ہے جناب! اور ہم دیکھ لیں کہ یہ سترہ سو ایکڑ کن کن لوگوں کو دیئے ہیں۔ جناب والا! اس چیز میں بالکل احتیاط کرنا ہے اور اس کو دیکھنا ہے۔

جناب اسپیکر: سوال ۴۱۶ فی الحال مؤخر کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد میں اس کو چیمبر میں دیکھوں گا کچکول صاحب پھر آپ چیمبر میں دیکھیں اس کے لئے کوئی نیا سوال بنتا ہے یا کوئی طریقہ نکلتا ہے۔ یہ فی الحال مؤخر کرتے ہیں۔ اختر لانگو صاحب! اپنا سوال دریافت کریں۔

جناب اسپیکر: محرک موجود نہیں ہے سوال نمبر ۶۶۷ نمٹایا جاتا ہے۔ جناب کچکول علی ایڈووکیٹ صاحب اپنا سوال دریافت کریں۔

☆۵۹۹ کچکول علی ایڈووکیٹ: کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

محکمہ مواصلات میں سب انجینئر ز کی کل کسقدر اسامیاں موجود ہیں اور ان اسامیوں پر کل کتنے سب انجینئر ز خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کی تاریخ تعیناتی اور مدت ملازمت کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

آغا فیصل داؤد (وزیر مواصلات وتعمیرات): جواب ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: آغا فیصل صاحب کہاں ہے جمالی صاحب یہ منسٹر کہاں ہے؟

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب! یہ منسٹر تو کبھی آتا ہی نہیں ہے۔ اس کو ڈیفر کیا جائے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): جناب! عرصہ دراز سے اس کو ہر ایک ڈھونڈ رہا ہے ظاہر ہی نہیں ہو رہے ہیں ویسے۔

جناب اسپیکر: مولانا واسع صاحب!

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب! منسٹر پارلیمانی امور نے تو ویسے ذکر کر دیا ہے یہاں لکھا ہوا ہے کہ جواب ضخیم ہے اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کیا جائے اس کی لسٹ جو مانگی ہے وہ لائبریری میں ملاحظہ کیا

جا سکتا ہے۔

جناب اسپیکر: س پر سپلیمنٹری بنتی ہے منسٹر صاحب کہاں ہے؟ ان کے سوالات ہیں ان کو آپ کیوں پابند نہیں کرتے ہیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب! یہ پہلی دفعہ ہی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: اس کی چھٹی کی درخواست بھی نہیں آئی ہے۔ جس کا سوال ہے اس کو پابند کریں۔ سوال نمبر ۵۹۹ موخر کیا جاتا ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): جناب! منسٹر صاحب کو پابند ہونا چاہیئے ویسے گزارش یہ کروں گا اگر آج نہیں ہے تو آئندہ اجلاس کے لئے اس کو رکھ دیں۔

جناب اسپیکر: ہاں اگلے اجلاس کے لئے رکھ دیے ہیں۔ کچکول صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

☆۶۰۶ کچکول علی ایڈووکیٹ: کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

محکمہ ہذا میں پلمبر، الیکٹریشن اور نائب قاصد یعنی گریڈ 1 تا گریڈ 9 تک کے تمام ملازمین کے نام بمعہ ولدیت، لوکل رڈومیسائل، تعلیمی قابلیت، تاریخ تقرری، جائے تعیناتی اور تاریخ ریٹائرمنٹ کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

آغا فیصل داؤد (وزیر مواصلات وتعمیرات): جواب ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: اس سوال کو بھی مؤخر کیا جاتا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: اس کا جواب ہی موصول نہیں ہوا ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): ان کے تمام سوالات مؤخر کئے جائیں سارے اس محکمے کے ہیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: ان کو بھی دوسرے اجلاس کے لئے مؤخر کیا جائے۔

جناب اسپیکر: باقی دو سوال بھی اسی محکمہ سے متعلق ہیں سوال نمبر ۶۵۳ اور سوال نمبر ۷۱۱ کو بھی مؤخر کیا جاتا ہے۔ عبدالرحیم زیارتوال اپنا سوال نمبر پکاریں۔

☆۶۳۴ عبدالرحیم زیارتوال: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

صوبے میں کون کونسی جڑی بوٹیاں پائی جاتی ہیں اور ان سے کونسی دوائیاں تیار کی جاتی ہیں۔ تفصیل

دی جائے؟

مولانا فیض اللہ (وزیر زراعت): صوبہ بلوچستان میں پائی جانے والی جڑی بوٹیوں کے ناموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔اور یہ کہ ان جڑی بوٹیوں سے کون کونسی دوائیاں تیار کی جاتی ہیں اس کا جواب محکمہ صحت ،پی سی ایس آئی آر یا ڈیپارٹمنٹ آف فارمیسی بلوچستان یونیورسٹی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

صوبہ بلوچستان میں پائی جانے والی جڑی بوٹیوں کی فہرست:۔

نمبرشمار	جڑی بوٹیوں کے نام	نمبرشمار	جڑی بوٹیوں کے نام
1	آبنوس	2	اریسا
3	آسن	4	ایلوا
5	آک	6	بانچی
7	آلو	8	بابونہ
9	آبہل	10	بابونہ درد
11	آتیس	12	بادرنجبویہ
13	اُفگن	14	بارتنگ
15	اجوائن	16	باقلا
17	اذراقی	18	باوبڑنگ
19	اذخر	20	بائےکنبہ
21	ارجن	22	ببول
23	ارنڈ	24	بتھوا
25	اڑوسہ	26	بچھ
27	اسارون	28	بداری گند
29	اسپغول	30	برنجاسف

31	اسپند	32	برہم ونڈی
33	اسرول	34	برھمی
35	اسطوخودس	36	برزلج
37	ایموگن	38	بسفائج
39	اشنہ	40	بسکھیرا
41	اصل السوس	42	بھنگیرا
43	افشتین	44	پودینہ
45	انجیل الملک	46	ثالمکھانہ
47	السی	48	چاکسو
49	املتاس	50	چرائتہ
51	املی	52	چھڑیلہ
53	انجبار	54	حب الرشاد
55	اندرائن	56	حب الزلم
57	اندرجو (تلخ)	58	خشخاش
59	اندرجو (شیریں)	60	خطمی
61	انزروت	62	خولنجان
63	انیسون	64	اکیارین
65	درمنہ	66	کبیر
67	دھتورہ	68	کرنجوہ
69	رائی	70	ککروندہ
71	زعفران	72	کلونجی

73	زنجبیل	74	کمیلا
75	زیرہ سفید	76	کندر
77	زیرہ سیاہ	78	کنول کشا
79	ہیکنج	80	گاؤزبان
81	سٹارس	82	گڑھل
83	سماق	84	گل دھاوا
85	سناء	86	گھونکھی
87	سنبھالو	88	بودھ پٹھانی
89	سنبل جیلی	90	مائیں کلاں
91	سنبل طیب	92	پیران
93	سنبل ھندی	94	مشک دانہ
95	سونف	96	مکو
97	شاہترہ	98	سیدہ لکڑی
99	شقاقل	100	نیلوفر
101	شوگران	102	لیمن گراس
103	عناب	104	سدابہار
105	فلفل سرخ	106	تخم بالنگو
107	فندق	108	بوئے مادران
109	کاسنی	110	اجمود
111	کالی زیری	112	ملہٹی
113	کبابہ خنداں	114	پین پولی

جناب اسپیکر: اس منسٹر صاحب کی والدہ وفات پا چکی ہیں۔ اگر اس کو بھی مؤخر کیا جائے۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۶۳۴ کو بھی مؤخر کیا جاتا ہے۔

☆۶۴۲ عبدالرحیم زیارتوال: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) صوبہ میں پیدا ہونے والے پھل رخشک میوہ جات کے نام، پیداواری مقدار اور اس مد سے صوبہ کو حاصل سالانہ آمدنی کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔ نیز پھل رخشک میوہ جات کو بین الاقوامی منڈی میں کھپانے کیلئے حکومتی اقدامات کی تفصیل بھی دی جائے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

(ب) صوبہ کے زمینداروں کو آب وہوا سے مخالف میوہ جات کے ناموزوں باغات لگانے سے روکنے کیلئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔ تفصیل دی جائے نیز اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتلائی جائے؟

مولانا فیض اللہ (وزیر زراعت): (الف) صوبہ بلوچستان میں ضلع وار اہم پھلوں وخشک میوہ جات کے رقبہ وپیداوار برائے سال ۲۰۰۲، ۲۰۰۳ کی تفصیل آخر پر (ب) مُنسلک ہے اور اس مد سے صوبہ کو حاصل سالانہ آمدنی کی تفصیل محکمہ ہذا کے پاس دستیاب نہیں۔ کیونکہ پھل وخشک میوہ جات کی خرید وفروخت خود زمینداران سرانجام دیتے ہیں البتہ یقیناً اس مد میں صوبہ کو خاطر خواہ آمدنی ہوتی ہے۔

نیز پھل وخشک میوہ جات کو بین الاقوامی منڈی میں کھپانے کے لئے فروغ برآمدات کا ادارہ اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

(ب) محکمہ زراعت (توسیعی) کی یہ اولین ترجیح میں شامل ہے کہ زمینداروں کو اس بارے میں آگاہی فراہم کی جائے کہ ہر علاقہ کی آب وہوا سے مطابقت رکھنے والی میوہ جات اور کم پانی کے استعمال والی، مارکیٹ میں زیادہ اہمیت والی میوہ جات کے باغات لگائیں۔ اس مقصد کیلئے زرعی توسیعی کا عملہ تمام صوبہ میں یہ پیغام زمینداروں کی دہلیز تک پہنچا رہا ہے۔ اور اس سلسلے میں تمام تر توسیعی ذرائع مثلاً کسانوں کی تربیت، نمائشی پلاٹ، آگاہی کی مہم اور تحریری صورت میں زرعی معلومات کی فراہمی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: ۶۴۲ اسی منسٹر کے ہے اس کو بھی مؤخر کیا جاتا ہے۔ وقفہ سوالات ختم۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): آج متعدد وزراء ممبر صاحبان بوجہ سرکاری امور ذاتی مصروفیات اور بیماریوں کی غرض سے رخصت کی درخواستیں بھیجی ہیں۔

مولانا عطاء اللہ صاحب وزیر آبپاشی و برقیات، نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب، اور بختیار خان ڈومکی صاحب وزیر جنگلات۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصت منظور ہوئی)

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! ۱۹ تاریخ کا اجلاس جیسا کہ مؤخر ہوگیا آپ نے ہمارے جو سوالات تھے اس کے لئے آپ نے ڈیٹ رکھی تھی لیکن آج کے دن میں ہمارے سوالات نہیں آئے۔ ہم سوالات کرتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! کبھی منسٹر صاحب نہیں ہوتے ہیں غیر حاضر ہوتے ہیں کبھی آپ کی طرف سے ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر: وہ میں نے اس لئے نہیں رکھے تھے چونکہ اس دن کورم پورا نہیں ہوا۔ رولز میں ہے جو کورم پورا نہ ہو وہ کارروائی ختم۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو پہلے تو یہ روایت تھی اور قانون تھا جب کورم پورا ہو جاتا تھا تو آپ کو اطلاع دی جاتی تھی تو اطلاع کے بعد آپ تشریف لاتے تھے۔ اس دفعہ آپ بغیر اطلاع کے لئے تشریف لائے اور ہمارا جو اسمبلی کا اجلاس تھا آپ نے ملتوی کر دیا۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! آپ نے اخبار میں پڑھا ہوگا۔ پہلے میں آپ لوگوں کے ساتھ خصوصی رعایت کرتا تھا لیکن اب تھک گیا ہوں ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹے کی تاخیر سے آپ لوگ آتے ہیں تو وہ قانونی بات نہیں ہے۔ میں ٹھیک ٹائم پر آیا کروں گا میں نے دس پندرہ منٹ آج بھی انتظار کیا ہے پھر میں آیا آج بھی میں ملتوی کرنے والا تھا لیکن وہ بھاگ بھاگ کر آئے۔ وہ قانونی بات نہیں ہے ٹائم کی پابندی ہونی چاہئے آج کے بعد میں بالکل انتظار نہیں کروں گا۔ میں آکر اپنے ٹائم پر سیٹ پر بیٹھ جاؤں گا جو آئے گا اجلاس شروع ہوگا جو نہیں آئے گا اجلا ملتوی ہوگا۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر! آپ نے بہت اچھی بات فرمائی ہے آپ کی بات سے ہم اتفاق

کرتے ہیں لیکن جناب اسپیکر صاحب! یہ اچھا رویہ نہیں ہے آپ کے منسٹر صاحبان غیر حاضر ہوتے ہیں آپ کا کیا خیال ہے۔

جناب اسپیکر: او کے ۱۹ تاریخ کے اجلاس میں دونوں طرف سے نہیں تھے۔ یہاں سے بھی کم تھے وہاں سے بھی کم تھے آج بھی سوا دس بجے ٹھیک میں سیٹ پر آیا تاکہ آج کی کارروائی ملتوی کروں۔ تاکہ پتہ چلے کہ بھائی اجلاس چلتی نہیں ہے۔ نسیم صاحب! آپ کی تحریک التوا ۱۹ تاریخ کو ٹیبل ہوا تھا۔

محمد نسیم تریالئی: جناب اسپیکر صاحب! اس وقت وہ ٹیبل نہیں ہے جس وقت ہم لوگ بیٹھے تھے آپ نے اجلاس بلایا صرف سوالات کی کاپی تھی آپ طریقہ اپنے لوگوں سے پوچھیں وہ ٹیبل نہیں تھا چونکہ جب ٹیبل نہ ہو۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: کہہ رہا ہے کہ تحریک التواء ٹیبل ہوا ہے۔

محمد نسیم تریالئی: جناب اسپیکر! ٹیبل نہیں ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: ۱۹ تاریخ کو تحریک التوا ٹیبل ہوا ہے آپ چیک کریں۔

محمد نسیم تریالئی: ہماری ٹیبل پہ نہیں تھا اگر باقی لوگوں کی ٹیبل پر رکھا ہے وہ پھر علیحدہ بات ہے ۱۹ تاریخ کو ٹیبل نہیں ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: اور آپ کی مذکورہ تحریک استحقاق اسمبلی افسران کے متعلق ہونے کی بناء پر قاعدہ ۴۴ کے تحت چیمبر میں نمٹا دی گئی ہے۔

محمد نسیم تریالئی: اسمین چیمبر کا کیا ہے جمہوری دور ہے اسکو اسمبلی میں لانا چاہیے یہاں بحث ہو جائے۔

جناب اسپیکر: اسمبلی افسران کے متعلق اسمبلی میں بات نہیں ہو سکتی۔

محمد نسیم تریالئی: اگر بی اینڈ آر کے سوالات ہیں وہ بھی چیمبر میں نمٹائی جائیں جو باقی تحریک التوا ہیں وہ بھی چیمبر میں نمٹائی جائیں پھر یہاں ہمارے بیٹھنے کا کیا فائدہ ہے وہ جو تحریکیں ہیں آپ یہاں نمٹاتے ہیں اور دوسرا کہتا ہے کہ چیمبر میں یہ تحریک التوا نمبر ۱۳۲ کے متعلق میں نے جب آپ کے سٹاف سے پوچھا انہوں نے کہا کہ یہ ٹیبل نہیں ہوا ہے حالانکہ میں نے اس پر احتجاج کیا تھا پھر انہوں نے یہ بتایا کہ ۲۱ تاریخ کو ٹیبل ہو گا ۱۹ تاریخ کو میں نے پوچھا واقعی ٹیبل نہیں ہوا ہے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> نسیم صاحب آپ چیک کریں یہ ٹیبل ہوا ہے۔آپ کو مطمئن کریں گے۔

<u>محمد نسیم تریالئی:</u> جناب اسپیکر! اگر آپ اسطرح کرتے ہیں تو اسمبلی کی کارروائی یہ نہیں ہے بجٹ کے اجلاس سے ابھی تک نہ ایک سوال پیش ہوا ہے نہ تحریک التوا ہے نہ کچھ ہے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> بجٹ کے اجلاس کے دوران آپ لوگ بیٹھے نہیں تھے ابھی آپ لوگ بیٹھ گئے سب کچھ آئے گا۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:</u> جناب اسپیکر! آپ کی اسمبلی کا کیا رول ہے اس سوالات کو ہم لوگ پھر اٹھا سکتے ہیں یا نہیں اس ایوان میں؟

<u>جناب اسپیکر:</u> وقفہ سوالات ختم اب جناب شاہ زمان رند صاحب اپنی تحریک استحقاق نمبر ۵۴ پیش کریں۔

<u>تحریک استحقاق نمبر ۵۴</u>

<u>شاہ زمان رند:</u> شکریہ جناب اسپیکر ہم بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ کے قاعدہ نمبر ۵۵ کے تحت درج ذیل تحریک التواء کا نوٹس دیتے ہیں۔تحریک یہ ہے کہ تمام ممبران اسمبلی کو ٹیوب ویل کا کوٹہ دیا گیا اور جس کے بارے میں تمام ممبران اسمبلی نے اپنے حلقہ انتخاب کے لوگوں سے تجویز لی اور میرے کوٹے میں بھی ۱۵ ٹیوب ویل دیئے گئے مگر اب تک میرے حلقہ انتخاب میں صرف ۲ ٹیوب ویل لگے ہیں اور دوسرے ٹیوب ویلوں کا کام اب تک pending میں ہے جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم تحریک استحقاق کے سلسلے میں بحث کی جائے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ تمام ممبران اسمبلی کو ٹیوب ویل کا کوٹہ دیا گیا اور جس کے بارے میں تمام ممبران اسمبلی نے اپنے حلقہ انتخاب کے لوگوں سے تجویز لی اور میرے کوٹے میں بھی ۱۵ ٹیوب ویل دیئے گئے مگر اب تک میرے حلقہ انتخاب میں صرف ۲ ٹیوب ویل لگے ہیں اور دوسرے ٹیوب ویلوں کا کام اب تک pending میں ہے جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم تحریک استحقاق کے سلسلے میں بحث کی جائے۔جی شاہ زمان رند صاحب آپ اسکی admissibility پر کچھ فرمائیں گے۔

<u>شاہ زمان رند:</u> شکریہ جناب اسپیکر صاحب! جس طرح کہ یہ تحریک استحقاق ہے تو بلوچستان کے دور دراز

علاقوں سے لوگ ہمیں منتخب کرتے ہیں تو ہم لوگ کچھ پہلے سے وعدے کرتے ہیں اس کے ساتھ وہ اپنی جگہ اس کے بعد جب ہم لوگ اسمبلی میں پہنچ جاتے ہیں کچھ لوگ ٹریژری بینچوں پہ آ جاتے ہیں کچھ اپوزیشن میں چلے جاتے ہیں اس طرح گورنمنٹ چلتی رہتی ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے جب گورنمنٹ میں ہوتے ہوئے بھی جب اسمبلی کے منتخب ہونے کے باوجود ان سے جو تجاویز لی جاتی ہیں یا ان کے کوٹے میں کچھ چیزیں مقرر کی جاتی ہیں جیسے کہ یہ ٹیوب ویل تھے تو تمام ممبران اسمبلی کو ٹیوب ویل دیئے گئے ان کے حلقہ انتخاب میں جب ہم اپنے حلقہ انتخاب میں جاتے ہیں یہ ہمارے اپنے ذاتی ٹیوب ویل نہیں ہوتے ہم اپنے حلقہ انتخاب کے لوگوں کو بلاتے ہیں با قاعدہ ان سے تجویز لیتے ہیں کہ کہاں کہاں ٹیوب ویل کی ضرورت ہے کہاں کہاں آپ لوگوں کو پانی کی ضرورت ہے۔ تو ہم لوگ ان کی تجویز پر اس جگہ ٹیوب ویل لگاتے ہیں اور آگے بھیج دیتے ہیں اس کے باوجود جو عرصہ ڈیڑھ سال سے دو سال گزر جاتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہاں کے حلقہ انتخاب میں ہماری بھی بے عزتی ہوگی اور تمام اسمبلی کے جتنے بھی ممبران ہیں جتنے بھی لوگ ہیں تو میرے خیال میں ان کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے جناب اسپیکر صاحب! تو میں سمجھتا ہوں اگر گورنمنٹ کوئی چیز نہیں دے سکتی اس کے بس کی بات نہیں ہے یا گورنمنٹ کی بیوروکریسی اتنی نا اہل اور سست ہیں کہ وہ اپنے کام صحیح طریقے سے سرانجام نہیں دے سکتے تو خدارا! بلوچستان اسمبلی کے وقار کو مجروح نہیں کیا جائے کیونکہ بلوچستان اسمبلی کے ممبر ہیں بلوچستان کے لوگ اس لئے اس کو منتخب کر کے لاتے ہیں کہ وہ ان کی دادرسی کریں لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے اگر وہ چیزیں ہو پاتیں ہم سے یا ہماری گورنمنٹ سے تو ہمیں چیز کا کہا بھی نہ جائے یہ آپ کو دینا ہے۔ کہ وہ پینڈنگ میں رکھ لیں تا کہ نہ ہم کسی کے سامنے جائیں یا یہاں پر کوئی جوابدہ ہو جناب اسپیکر صاحب! یہاں پہ معلوم ہوا ہے کہ کچھ لوگ ہیں ان کے ہاں ۱۵ کا کوٹہ رکھا گیا ہے، کسی منتخب نمائندے کو ۴۵ دیا گیا ہے ان پر زیادہ کام ہو رہا ہے وہاں پر کچھ لگے بھی ہیں آیا ہم لوگ جو منتخب نمائندے ہیں ہمارے کام نہیں ہوتے ہیں یا ہم لوگ ان منتخب نمائندوں سے نہیں ہیں یا ہم لوگ گورنمنٹ میں نہیں ہیں اگر گورنمنٹ میں نہیں ہوتے تب بھی ایک بات تھی اگر ہم لوگ اپوزیشن میں ہوں اگر اسمبلی کے ممبروں کو یہ کوٹہ دیا گیا ہے تو اس پر اس وقت کام کیا جائے اسی طرح یہ پیسے جتنے بھی آتے ہیں یہاں پہ ایشین ڈیولپمنٹ بینک دیتا ہے یہاں بلوچستان گورنمنٹ کا پیسہ ہوتا ہے

تو اگر ہم لوگ ضائع کرتے رہیں گے یہ پیسے لپس ہو کے جائیں گے ایک تو ہماری لوگوں کے سامنے بے عزتی دوسرا کچھ کام بھی آگے نہ بڑھے وہاں سے ہمیں جو لوگ فنڈ دے رہے ہیں اس وہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ہم کیسے (xxxxxxxxx) کے ساتھ پسے ہوئے ہیں ہم پیسہ دیتے ہیں وہ واپس کرتے ہیں پھر چیختے ہیں چلاتے ہیں ہمارے پاس فنڈ نہیں ہے ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں تو جناب اسپیکر صاحب می! میں سمجھتا ہوں میرا نہیں بلکہ میرے تمام دوسرے دوستوں کا اس لئے نہیں کیا تھا کہ سب کا ہے سب کو دیا ہوا ہے شاید دوسرے بھی ہیں ان کا بھی کام نہیں ہوا۔

<u>سید احسان شاہ (وزیر خزانہ):</u> جناب اسپیکر! point of order گزارش ہے کہ معزز ممبر نے لفظ (xxxxxxx) استعمال کیا گزارش ہے کہ اگر حذف کیا جائے ان کو بھی اعتراض نہ ہو۔

<u>شاہ زمان رند:</u> شاہ صاحب نے کارروائی سے اس لفظ کو نکال دیا ایسا کچھ ہے کہ پیسے لپس ہو گئے خواہ مخواہ کسی کام میں لگ جاتے ایسا کام وہ کرتا ہے جو اپنی ہوش میں نہیں ہوتا لہٰذا جناب اسپیکر صاحب تو بات یہ ہے کہ جتنے بھی ممبران اسمبلی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ تمام کا استحقاق مجروح ہوا ہے صرف میرا نہیں ہوا ہے لہٰذا اس نوعیت کے مسلے پر بحث کی جائے مہربانی۔

<u>جناب اسپیکر:</u> او کے جی سردار صاحب!

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:</u> تحریک استحقاق ٹریژری بینچ والے محترم ایم پی اے شاہ زمان رند صاحب فرما رہے ہیں کہ ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے واقعی اسکا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

<u>مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر):</u> جناب اسپیکر! point of order

<u>جناب اسپیکر:</u> مولانا صاحب آپ کو بعد میں موقع دیں گے ابھی سردار صاحب کو بولنے کا موقع دیں۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:</u> شکریہ جناب اسپیکر! کیونکہ یہ حوصلے سے کام لیں میں پہلے سے point of order پہ کھڑا ہوں۔

<u>جناب اسپیکر:</u> امان اللہ نوتیزئی!

<u>میر امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):</u> جناب! مجھے اجازت ہے؟ میں ان ٹیوب ویل کے جناب اسپیکر صاحب کے حکم سے غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے xxxxxxxxxxxx

بارے میں یہ گورنمنٹ کی وجہ سے التوا میں نہیں ہے ہمارے کچھ ٹھیکہ دار لوگوں نے اس کو لٹکایا ہے میرے اپنے حلقے میں پچیس ہیں جہاں پانچ پر کام ہوا ہے بیس پر کام نہیں ہوا ہے یہ نالائقی کہے کمزوری کہے یہ ٹھیکہ داروں کی وجہ سے ہے۔ٹھیکہ دار سے آپ اس کی لسٹ منگوا لیں اور دیکھ لیں۔آپ ان کو کہیں تا کہ یہ لوگ کام کریں کیونکہ گورنمنٹ نے ان کو ٹھیکہ پر دے دیا ہے اور میرے حلقے میں جو نہیں ہوئے ہیں یا دوسرے حلقے میں نہیں ہوئے ہیں آپ اس کے لئے ٹھیکہ داروں کو پا بند کریں ۔

جناب اسپیکر: مولانا واسع صاحب! آپ سے پہلے کھڑے تھے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): میں زیارتوال صاحب! بات کرلوں پھر آپ سب اس پر بولیں کوئی ایسی بات نہیں ہے جب کوئی تحریک استحقاق کسی موضوع کے لئے منظور ہو جائے پھر اس پر بحث کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! شاہ زمان رند صاحب کی جانب سے جو تحریک استحقاق ہے انہوں نے اپنی تقریر میں بھی کہا واقعتاً یہ ہماری اپوزیشن کی طرف سے ایک تحریک استحقاق ہے اور اس میں جناب اسپیکر! میں اپنی تفصیل اس میں بتاتا ہوں مجھے لیٹر دیا گیا سترہ ٹیوب ویل کا بعد میں دوسرا لیٹر مجھے ملا پندرہ ٹیوب ویل کا پھر اس کے بعد تیسرا جو لیٹر ملا ہے دس ٹیوب ویل کا۔اب یہ گھٹاتے گھٹاتے ایک بھی ٹیوب ویل پر کام شروع نہیں ہوا ہے مسئلہ بنیادی طور پر یہ ہے کہ ایک ایم پی اے یا ایک منسٹر کے حلقے میں ایک سو ساٹھ ایک سو ستر ٹیوب ویل لگ جاتے ہیں یا بات کرتے ہیں کہ ٹھیکہ داروں کو دیا گیا تھا اور انہوں نے اس میں کوتاہی کی ہے اگر ٹھیکہ دار غفلت کرتے ہیں بنیادی طور پر تو یہ واسع صاحب کے حلقے میں بھی یہ غفلت کرتے۔(مداخلت) آپ سارے منسٹر ہیں اگر آپ اپنے دوست کے ساتھ اپنے ساتھی کے ساتھ اگر رعایت کرتے ہیں تو بے شک کریں بات یہ ہے کہ اگر ایک حلقے میں ایک منسٹر صاحب ایک سو ساٹھ ٹیوب ویل انہی ٹھیکہ داروں سے اسی انتظامیہ سے لگوا سکتا ہے تو کیا جناب اسپیکر! وہی منسٹر صاحب کسی اپوزیشن کے حلقے میں ایک ٹیوب ویل بھی لگانے کی کوشش نہ کرتا۔ جناب! یہ جو مسئلہ ہے بڑا گھمبیر ہے ہم یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں اسمبلی کے فلور پر اس کا نوٹس لیں اور میں دوسری اس بات کی وضاحت کرنا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ جمہوریت کے داعی لوگ ہیں کہتے ہیں کہ جمہوریت اچھی ہے جمہوریت کی اچھائی کتنی ہے کتنی نہیں ہے لیکن اس کے لئے طریقہ کار رہوا کرتا ہے افسوس ہے آپ نے آج

شرودی صاحب کو جب وہ بول رہے تھے وہ اپنی غلطی کو کچکول کے کھاتے میں ڈال کر پتہ نہیں کیا کہا تو یہ طریقہ کار ٹھیک نہیں ہے اس کے معنی ہے جواب دہی۔ ہم بھی تجاوز نہیں کریں گے ہم ان سے وہ سوالات دریافت کریں گے جو ہمیں ضرورت ہیں یا جس کی ہمیں معلومات درکار ہے اور اگر کوئی چھ مہینے میں ہمیں نہیں ملتی ہے اور اس کا کسی اور کے کھاتے میں ڈال کر یہ طریقہ کار صحیح نہیں ہے جواب دہی یہ ہوا کرتی ہے کہ فلور پر جواب آئے آپ اس کے کسٹوڈین ہیں کسٹوڈین کی حیثیت سے ہر آدمی کو اس کے لئے جواب دہ ہونا چاہئے اس کے مطابق مجھے بھی ہماری ٹریژری بنچ والوں کو بھی اور خصوصاً وزرا صاحبان کو رولز کے مطابق چلنا چاہئے جو چیز ہم مانگتے ہیں اس کی وہ وضاحت ٹھیک ٹھاک کر دیں۔ اور آج تو متعلقہ منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں جس سے متعلق یہ تحریک ہے مولانا واسع صاحب تو پلاننگ کے منسٹر ہیں۔ یہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلق تحریک ہے۔

<u>جناب اسپیکر</u>: اوکے۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ</u>: جناب اسپیکر صاحب! جہاں تک یہ تحریک استحقاق ہے ہم نے آپ کے چیمبر میں سی ایم سے کچھ دن قبل واسع صاحب سے دیکھیں ہمیں یہ کہتے ہیں کہ آپ لوگوں کو ہم یہ چیزیں نہیں دیں گے تو ہم اپنے دل میں ہی یہ فیصلہ کرلیں گے کہ بھائی ہم اس کے intitle نہیں ہیں۔ جناب والا! ایک تو یہ ہے کہ وہاں بورنگ نہیں لگا رہے ہیں اور ہمارے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے ہمیں تو یہ کہا جا رہا ہے اور وہاں یہ کہا جا رہا ہے کہ ایم ایم اے کے ورکروں کو دیں گے بات یہ ہے کہ اس میں خدشات ہیں ہمارے پی اینڈ ڈی کے منسٹر سے ہیں وہ ہمارے دوست ہیں جناب! اس وقت یہ repetition نہ ہو اس سے ہمارے ایسے وزرا ہیں ان کا کوٹہ تھا ستر جو پہلے سے ہی ان کے پاس زیادہ تھا اور اب ایک سے اوپر لے رہے ہیں اور وہاں جو کئی علاقوں میں واٹر ٹیبل ہے اتنا deep ہے میں کہتا ہوں کہ وہاں لگانے کا جواز ہی نہ تھا لیکن جہاں واٹر ٹیبل بہت نیچے ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب اسپیکر</u>: کچکول صاحب! استحقاق تو یہ ہے کہ ہمیں ٹیوب ویل تو دیا گیا ہے لیکن کام شروع نہیں ہوا ہے۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ</u>: جناب والا! ہم نے اس سلسلے میں پہلے تحریک استحقاق لائی تھی ہم نے اس کو اب

تک reserve رکھا ہے ابھی تک ہم نے اس کا decision ہی نہیں کیا ہے۔ ہم بار باران چیزوں کو repeat کرلیں اوراسی سے انسان slip کرلے گا اورزور سے بولے گا temper lose کرلے گا ابھی تو اچھا ہے اپوزیشن والوں کے ساتھ ٹریژری بنچ والے بھی چلا رہے ہیں یہ جو عمل ہے یہ عمل مساوات انصاف جو اس کا اپنے آپ کو چیمپین کہتے ہیں انصاف کے مطابق ہے۔

جناب اسپیکر: جی مولانا واسع صاحب!

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! معزز رکن نے جو تحریک استحقاق لائی اور پھر اس پر کافی دوستوں نے اور اپوزیشن کے دوستوں نے بھی بات کی ہے اور ہمارے حکومتی بنچ کے دوست نے یہ تحریک استحقاق لائی ہے جناب اسپیکر! یہ مسئلہ تو آپ کو بھی خود کو معلوم ہے کہ آپ کا اپنا حلقہ انتخاب میں اپنے لوگوں نے nominate کیا ہوا ہے لسٹ دی ہوئی ہے ور آپ کا بھی ابھی تک نہیں لگ چکا ہے ہمارے احسان شاہ صاحب جو ہمارے وزیر خزانہ ہیں ان سے پوچھیں ان کے حلقے میں بھی ابھی تک کوئی ٹیوب ویل نہیں لگایا گیا ہے۔ جتنے بھی منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں ان کے بھی ایک یا دو سے زیادہ نہیں لگائے گئے ہیں جناب اسپیکر! یہ آپ کو بھی معلوم ہے اپوزیشن کے دوستوں کو بھی معلوم ہے اور حکومت کے دوستوں کو بھی معلوم ہے یہ ایشین بینک کا قرضہ ہے اور اس کی شرط یہ ہے کہ ضرور اس کو ٹینڈر کرنا پڑے گا یہ ٹینڈر کے بغیر نہیں ہوسکتا ہے جب ہم نے حکومت سمبھالی تو میں نے یہ پہلے تجویز دے دی جناب اسپیکر! کہ اگر یہ زمینداروں کو یہ پیسے دے دیں وہ کم قیمت پر اور کم وقت میں اپنے ٹیوب ویل لگا بھی سکتے ہیں اور اگر یہ زمیندار کو دیتے تھے کبھی ٹیوب ویل پانچ سوفٹ پر ہوتا ہے کسی جگہ آٹھ سوفٹ پر ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ زمیندار اس کو کم قیمت پر پانچ چھ لاکھ پر مکمل کرسکتا تھا میری تجویز تھی اور سب سے پہلے میں نے یہ تجویز دے دی کہ یہ زمینداروں کو دے دیا جائے اور زمیندار اپنے طور پر اپنے پرائیوٹ طور پر اپنے ٹیوب ویل لگاتے اور مکمل بھی کرسکتے اور زیر استعمال بھی آسکتے تھے لیکن جناب اسپیکر! ہماری ایک مجبوری ہے یہ ایشین بینک کا قرضہ ہے یہ اس کی مرضی ہے آپ نے اس کے لئے ضرور ٹینڈر کرنا پڑے گا بغیر ٹینڈر کے ہم یہ نہیں دے سکتے ہیں جناب اسپیکر! آپ کو یہ معلوم ہے اس کے لئے ٹینڈر ہو چکا ہے کام کا آرڈر دے دیا گیا اور ٹھیکہ دار اس کا کام شروع نہیں کر رہے تھے آپ کے اپنے حلقے میں وہاں تربت میں

وہاں قلعہ عبداللہ میں اور یہاں جا کر پشین میں اور یہاں یہ فرق نہیں ہے جیسے ہمارے دوست کہہ رہے ہیں کہ حکومت والے اپوزیشن والوں کو دیوار سے لگا رہے ہیں۔ میرے اپنے حلقے میں اور منسٹر فنانس جیسے دوست کہتے ہیں کہ تینوں کا قبضہ ہے اور ان تینوں میں سے ایک ظالم اور قابض یہ ہے۔ تو اس کے حلقے میں بھی اب تک ایک ٹیوب ویل نہیں لگا ہے۔ جناب اسپیکر! میں اس کی وضاحت کر رہا ہوں تو حکومت کے پاس اس کے علاوہ کوئی اور راستہ تھا ہی نہیں۔ حکومت نے اس کے لئے ٹھیکہ داروں کو نوٹس دے دیا ان کی سیکورٹی ضبط کر لی ان کے ٹینڈر کینسل کر دیئے دوبارہ یہ ٹینڈر کر دیا ہے ایک بات میں آپ کے نوٹس میں لاؤں ایشین بینک کی شرط یہ ہے کہ ترتالیس دن اس ٹینڈر کے دوران دینا ہے تو ترتالیس دن یا اس کے اندر آپ نے ٹینڈر کرنا ہے۔ پھر ہم نے ٹینڈر کر دیا اب ٹھیکہ داروں کو پھر demond آیا ہے پھر ٹینڈر آرڈر کرنا ہے اب جناب اسپیکر! یہ ہماری مجبوری ہے یہ ہماری مشکل ہے اس مشکل کی وجہ سے جس کا نہیں لگا ہے اس میں حکومت کی بد نیتی شامل نہیں ہے۔ جناب! یہ دوست کہتے ہیں قلعہ سیف اللہ میں تو قلعہ سیف اللہ کے دشمن تو سب ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ قلعہ سیف اللہ کو اللہ تعالیٰ ایسے ٹھیکہ دار کے حوالے کر دیا ہے وہ ٹھیکہ دار نے اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے اپنا کام مکمل کر دیا ہے جب ایک اچھا اور نیک انسان ہے۔ جب رخشانی بلڈرز والے ہیں اور کچھ اضلاع رخشانی بلڈرز والوں کے پاس ہے اور اس سے بڑی کمپنی کہاں ہوتی ہے جناب اسپیکر! جب وہی نہیں لگاتے ہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر</u>: اوکے۔

<u>مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر)</u>: ان کی سیکورٹی ضبط کر دی ہے۔

<u>جناب اسپیکر</u>: آپ چھوڑیں مولانا صاحب آپ کی وضاحت آ گئی ہے۔

<u>مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر)</u>: جناب! آپ مجھے چھوڑیں ان کی وضاحت تو آ گئی ہے۔ میں یہاں ان کو بتا دیتا ہوں جب ہم نے بڑی بڑی کمپنیوں کو یہ دے دیا ہے اور انہوں نے کام نہیں کر دیا اور جو قانونی کارروائی ہے ان کے خلاف کر رہے ہیں اور ہم کیا کر سکتے ہیں گر وہ کہتے ہیں کہ حکومت اپنے رگ لے اور چلائے تو ہمارے پاس وہ وسائل ہیں نہیں۔ اگر ہمارے پاس وسائل ہوتے تو ہم کر سکتے تھے۔ ٹینڈر کے بغیر ایشین بینک ہمیں قرضہ نہیں دیتے ہیں تو اب اس معاملے میں ہم کریں کیا جو قانونی کارروائی ہے وہ

ہم نے پوری کر دی اور سارے ٹینڈر کر دیئے ہیں اور اب دو بارہ ٹینڈر ہو چکا ہے اور کام ابھی ایوارڈ ہو رہا ہے اور خدا کرے سب لگ جائے اور میں بھی چاہتا ہوں کہ یہ پیسے کینسل نہ ہو جائیں فنڈ ضائع نہ ہو جائیں اور یہ سارے بلوچستان کے لئے ہیں اور سارے بلوچستان میں قحط سالی کی وجہ سے ڈراوٹ کی وجہ سے بلوچستان تباہ ہے ہم تو چاہتے ہیں کہ بلوچستان کے ہر خطے میں یہ کام ہو جائے ہم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ جیسے زیارتوال صاحب ہیں ان کی نظر میں تو ایک قلعہ سیف اللہ ہے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ وہاں کوئی ٹیوب ویل لگ جائے۔

جناب اسپیکر: او کے۔ بات سُنیں ایک ٹھیکیدار کے سامنے ساری اسمبلی بے بس ہے۔ ایک ٹھیکیدار کی وجہ سے ہمارے پیسے lapse ہو رہے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں اسپیشل کمیٹی بنائی جائے اور تین دن کے اندر اندر یہ معلوم کیا جائے کہ اس ٹھیکیدار کو ٹھیکہ کیسے دے دیا گیا ہے اور ٹھیکیدار کے خلاف کیا کارروائی ہو گی۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: پی ایس ڈی پی پر جو کمیٹی ہے یہ مسئلہ بھی اُسکو دے دیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: مولانا واسع صاحب! آپ کی بات صحیح ہے۔ ایک بات سُنیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ ایک ٹھیکیدار کے سامنے ہماری پوری اسمبلی بے بس ہو چکی ہے۔ چاہے منسٹر ہو چاہے ایم پی ایز ہوں اور اب دسمبر بھی قریب آ گیا۔ اب ایک ٹھیکیدار کی وجہ سے ہمارے کروڑوں روپے lapes ہو رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس استحقاق کو اُس کمیٹی میں ہم شامل کرتے ہیں جو ہماری ۲۳ تاریخ کو ہم نے already اجلاس بلایا ہے۔ اُس پہ غور کر کے اور اُسکے خلاف مکمل تحقیقات ہم کریں گے کہ اس ٹھیکیدار کو ٹھیکہ میرٹ پر یا کوئی اور طریقے سے دے دیا گیا ہے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! ٹھیکیدار کو پھانسی پہ چڑھا دو اِس سے ہمارا کوئی کام نہیں ہے اور اس معاملے میں جو بھی معاملہ ہو تو آپ اور کچکول صاحب جو بھی کچھ کرنا چاہتے ہیں میں سمجھتا ہوں میں دوستوں سے یہ گزارش کرتا ہوں زیارتوال صاحب سے کہ اُنکے پاکستان کے اندر۔۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں گلہ کی بات نہیں ہے۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی۔

عبدالمجید خان اچکزئی: اسی کے حوالے سے جو drought والے ٹیوب ویل ہمارے پاس آئے تھے اسکے علاوہ اسکے کنکشنز بھی آئے تھے وہ تو ٹھیکیدار کی سُستی تھی یا ٹھیکیدار نہیں کرنا چاہتا تھا یا خالی یہ ہے کہ وہ کسی ایک ضلع میں کام کیا اُس نے۔

جناب اسپیکر: اچکزئی صاحب ایک بات سُنیں۔ترقیاتی کام کے متعلق جو بھی بات ہوگی اُس کمیٹی میں ہم لائیں گے۔ discuss کریں گے اُس میں۔اوکے۔جی تحریک استحقاق نمبر ۵۶۔

شاہ زمان رند: پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر صاحب! میری ایک اور تحریک استحقاق بھی تھی اور تحریک التوا بھی وہ table نہیں ہوئے ہیں۔میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس وجہ سے نہیں ہوئے؟

جناب اسپیکر: وہ چیک کریں گے۔جناب محمد نسیم تریالئی صاحب اپنی تحریک استحقاق نمبر ۵۶ پیش کریں۔

محمد نسیم تریالئی: شکریہ جناب اسپیکر! تحریک استحقاق سے پہلے ایک پوائنٹ آف آرڈر پہ ایک تحریک التوا آنے والی ہے بیروزگار ویٹرنری ڈاکٹرز سے متعلق۔تو وہ گیٹ پر احتجاج کر رہے ہیں۔تو آپ سے request ہے کہ دو معزز منسٹر صاحبان اور ایم پی اے صاحبان کو گیٹ پہ روانہ کر دیں تاکہ وہ احتجاج ملتوی کریں پھر اُسکے متعلق جو مطالبات ہیں۔

جناب اسپیکر: جی آپ تحریک پیش کریں۔

محمد نسیم تریالئی: جی پیش کریں گے۔صرف یہ ایک request آپ سے کرنی تھی کہ اگر وہ پیش کریں۔

جناب اسپیکر: جی نسیم صاحب!

محمد نسیم تریالئی: بیروزگار ہیں۔جب ڈاکٹر صاحبان روڈ پہ نکل آتے ہیں تو باقی عوام کا کیا حال ہوگا۔

جناب اسپیکر: نسیم تریالئی صاحب! آپ اپنی تحریک پیش کریں۔جی۔

تحریک استحقاق نمبر ۵۶

محمد نسیم تریالئی: میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۵۵ کے تحت ذیل تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں۔تحریک یہ ہے کہ مورخہ ۱۳ اگست ۲۰۰۴ء کے اجلاس میں میرے سوال نمبر ۴۶۷ کے جواب میں نہ صرف غلط بیانی کی گئی بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے کیونکہ

اس سوال کے جواب میں متعلقہ حکام نے قلعہ عبداللہ میں چار آر ایچ سیز میں ایمبولینس ایکسرے مشین ڈینٹل یونٹ اور لیبارٹری کی موجودگی کے علاوہ بڑی تعداد میں اسٹاف اور ڈاکٹروں کا ذکر ہے۔ اِن آر ایچ سیز میں میزئی اڈا، قلعہ عبداللہ، گلستان اور حبیب زئی شامل ہیں۔ اور کروڑوں روپوں کی ادویات کا بھی ذکر ہے۔ مذکورہ سینٹروں میں سوائے ایک ڈاکٹر کے باقی تمام غلط بیانی پر مبنی ہیں اسلئے اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ مورخہ ۱۳ راگست ۲۰۰۴ء کے اجلاس میں میرے سوال نمبر ۴۶۷ کے جواب میں نہ صرف غلط بیانی کی گئی بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے کیونکہ اس سوال کے جواب میں متعلقہ حکام نے قلعہ عبداللہ میں چار آر ایچ سیز میں ایمبولینس ایکسرے مشین ڈینٹل یونٹ اور لیبارٹری کی موجودگی کے علاوہ بڑی تعداد میں اسٹاف اور ڈاکٹروں کا ذکر ہے۔ اِن آر ایچ سیز میں میزئی اڈا، قلعہ عبداللہ، گلستان اور حبیب زئی شامل ہیں۔ اور کروڑوں روپوں کی ادویات کا بھی ذکر ہے۔ مذکورہ سینٹروں میں سوائے ایک ڈاکٹر کے باقی تمام غلط بیانی پر مبنی ہیں اسلئے اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔ جی نسیم صاحب اس کی admissibility پر آپ کچھ بولنا چاہیں گے۔

<u>محمد نسیم ترِیالئی:</u> جناب اسپیکر صاحب! آپ کا شکریہ کہ اس اہم تحریک استحقاق پر آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ چونکہ قلعہ عبداللہ صوبے کا سب سے sensative ضلع ہے۔ وہاں پہ روزانہ تقریباً درجنوں واقعات ہوتے ہیں۔ ایک سوال آیا تھا ہوم ڈیپارٹمنٹ سے پچھلے اجلاس میں جو یہاں پیش نہیں ہوسکا بدقسمتی سے اُنہوں نے قلعہ عبداللہ سے متعلق جو واقعات ہوتے ہیں سالانہ بائیس واقعات پیش کیئے۔ کہ قلعہ عبداللہ میں ایک سال میں جو قتل ڈکیتی جتنے بھی واقعات ہیں وہ بائیس ایک سال میں ہوئے ہیں۔ میں یہ اعلانیہ طور پہ کہتا ہوں کہ آپ جا کے ایک کمیٹی بنائیں کہ قلعہ عبداللہ میں ایک دن میں بائیس سے زیادہ واقعات ہوتے ہیں۔ یہ ہماری آپ خود سوچیں کہ ایک دن میں جب بائیس سے زیادہ واقعات ہوتے ہیں تو وہاں پہ جو ہسپتال بنے ہوئے ہیں اُسکا وہاں پہ علاج کرنا تو بہت ہی زیادہ ضروری ہے۔ چونکہ چار آر ایچ سیز کا یہاں پہ ذکر ہے جس میں میزئی اڈا ہے، قلعہ عبداللہ کے۔۔۔۔۔

<u>جناب اسپیکر:</u> اچکزئی صاحب! یہاں موبائل پہ بات آپ نہ کریں۔

محمد نسیم تریالئی: قلعہ عبداللہ کے جو ضلعی ہیڈ کوارٹر قلعہ عبداللہ بازار ہے اُسمیں ایک آر ایچ سی ہے، حبیب زئی ہے اور گلستان ہیں۔ اُس سوال میں معزز منسٹر صاحب نے جو اُسکا متعلقہ ضلع بھی ہے اُس نے یہ ظاہر کیا کہ ان چار آر ایچ سی میں ہر ایک میں ایمبولینس کھڑی ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا آپ یہ بتائیں یہ سوال کب پیش ہوا تھا؟

محمد نسیم تریالئی: یہ تیرہ اگست کو۔

جناب اسپیکر: تیرہ اگست کو۔ سوال یہاں پیش ہوا تھا آپ نے سپلیمنٹری کیا اُس میں؟

محمد نسیم تریالئی: وہ سوال آیا ہی نہیں۔

جناب اسپیکر: تو سوال آیا نہیں پھر تحریک استحقاق کیسے بنتی ہے؟

محمد نسیم تریالئی: تحریک استحقاق یہ ہے کہ تحریری جواب دیا ہے منسٹر صاحب نے۔ یہ تو ہماری بدقسمتی ہے کہ یہاں جو سوالات ہم لاتے ہیں وہ آپ چھوڑتے ہیں اجلاس ہوتے نہیں۔ جب وہ تحریری پہ جواب آ گیا ایک منسٹر نے جواب دیا ہے written پہ اُس کاپی میں ہے۔

جناب اسپیکر: لیکن کیا ہاؤس میں پیش ہوا ہے؟

محمد نسیم تریالئی: جناب اسپیکر! اسمیں میں ایک بات کرتا ہوں اگر پیش نہیں ہوا تو آپ اِسکو کیسے نمٹاتے؟ یہ اسمبلی کا قانون ہے کہ۔۔۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر! ایک دفعہ جب کوئی دستاویز اسمبلی میں آ کر table ہوا وہ public property جناب ہوگی۔ یہ بات ہم لوگ دیکھ لیں یہ قانونی مسئلہ ہے۔ پھر وہ پبلک پراپرٹی ہوگی اسمبلی کی پراپرٹی ہوگی اگر یہاں پر table نہیں ہوتا یہ ٹھیک ہے کہ ہم لوگوں نے وہاں ضمنی سوالات ہی نہیں کیئے تھے۔ لیکن وہ سوالات اور وہ کارروائی یہاں table ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: کچکول صاحب! آپ وکیل ہیں۔ ہمارے محترم بھی ہیں۔ جب تک کوئی سوال کا نمبر میں نہیں پکاروں اور آپ جواب نہ دیں اُسوقت تک یہ سوال پراپرٹی نہیں بنتا ہے اور چونکہ آپ لوگوں کا واک آؤٹ کا سلسلہ جاری تھا یہ ایوان میں پیش ہی نہیں ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: جی کچکول صاحب!

کچکول علی ایڈووکیٹ: بات یہ ہے کہ اس دن ہم اپوزیشن والے واک آؤٹ پر تھے۔لیکن یہ ساری دستاویزات چاہئیں جوسوالات وجوابات کے سلسلے میں تھیں چاہے تحریک کے سلسلے میں چاہے قرارداد کے سلسلے میں principle یہ ہے اور tradition بھی یہ ہے کہ جو دستاویزات اسمبلی کی ٹیبل پر آئیں اور پیش ہوئیں وہ پبلک پراپرٹی ہوگئیں ابھی آپ کے اس سوال کے جواب کا کوئی بھی شہری درخواست دے کر حاصل کرسکتا ہے۔

جناب اسپیکر: میں آپ سے صرف اپنے Knowledge کے لئے پوچھ رہا ہوں اب جو مذکورہ تحریک استحقاق ہے یہاں ایجنڈے پر تو آ گیا۔جب تک میں اس کی دہرائی نہ کروں کیا یہ پراپرٹی بن جاتی ہے؟

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب! ہاں یہ ابھی پراپرٹی ہے۔یہ جب ٹیبل ہوئیں۔

its mean public property

جناب اسپیکر: جب تک ہر ایک پر اسپیکر یا محرک اس کی دہرائی نہ کریں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب! آپ اس کی interpretation اپنی طرف سے کررہے ہیں میں اپنی طرف سے کررہا ہوں۔لیکن principle جو establish ہیں کہ جو documents اسمبلی کے فلور پر آیا وہ پبلک پراپرٹی ہیں۔

مولانا عبدالواسع (سینئروزیر): جناب اسپیکر! بہت افسوس کی بات ہے کچکول صاحب یہ بات کررہے ہیں جس سوال کے بارے میں یہاں بحث نہ ہوجائے یا اس کو صحیح یا غلط یا اسمبلی اس کو نمٹا نہ دے اس کے بارے میں تحریک استحقاق کس طرح آ سکتی ہے وہ تو اس وقت آ سکتی ہے جب اسمبلی میں اس پر ساری بحث مکمل ہوجائے ہاں ہو یا نہیں سوال کنندہ کا موقف صحیح ہوں یا جواب دہندہ کا موقف صحیح ہوں جو بھی موقف سامنے آجائے پھر اس کے بعد اس کے بارے میں اگر کسی کے تحفظات یا تحریک استحقاق لائے ۔جو بھی لائے غلط بیانی لگائیں گے یا سچ بیانی ہوسکتی ہے۔جس کے بارے میں اب تک کوئی موقف سامنے نہیں آیا ہے۔اس وقت تک اس پر تحریک استحقاق کس طرح آ سکتی ہے۔اور اس پر غلط بیانی اور سچ بیانی کا لیبل کس طرح لگ سکتا ہے۔

جناب اسپیکر: نسیم صاحب! میرے خیال میں میری رولنگ آنے سے پہلے اس مسئلے کو چھوڑ دے۔کیونکہ

مجھے بالکل یاد پڑتا ہے اس وقت آپ لوگ واک آؤٹ کر کے چلیں گئے۔ نہ اس کی میں نے دہرائی کی ہے اور نہ میں نے اس کا سوال پکارا ہے اور نہ ہی آپ نے ضمنی سوال پوچھا ہے۔ ویسے اس کا استحقاق بنتا نہیں اب بجائے اس کے کہ میں رولنگ دے دوں۔

محمد نسیم تریالئی: جناب! جب کارروائی نہیں ہوئی تو آپ نے اسے کس طرح نمٹا دی۔ جب میں نے ایک سوال یہاں پیش نہیں کیا۔ اور ہاؤس میں ٹیبل نہیں ہوا۔ تو آپ نے کیسے نمٹا دیا۔

جناب اسپیکر: وہ تو محرک کا نام لیتے ہیں جب محرک موجود نہ ہو۔

محمد نسیم تریالئی: جناب! جب محرک نے پیش ہی نہیں کیا۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر! یہ ایک قانونی مسئلہ ہے اس کو آئندہ کے لئے حل ہونا چاہئے۔ دیکھے یہاں جو اسمبلی کی کارروائی ہے۔ جناب! اگر اس کو ڈیپارٹمنٹ نے دے دیا آپ کے اہلکاروں نے اس کو ٹیبل کر دیا ہے وہاں میرے ساتھ بھی ایسا ایک سوال ہے۔ گوادر کے واقعات پر رحمت علی نے پوچھا ہے کہ وہاں کتنے لوگوں کو گرفتار کئے ہیں وہاں خدا بخش بزنجو کا نام نہیں لیکن اس کو ایم پی او کے تحت گرفتار کیا وہاں ہائیکورٹ نے اسے چھوڑ دیا۔ پھر انہوں نے نہیں چھوڑا ہم لوگوں نے توہین عدالت کی درخواست دی تو پولیس نے کہا تھا کہ اس کو ہم لوگوں نے گوادر والے کیس میں پکڑا ہے لیکن آپ کے ان جوابوں میں وہاں گوادر والا کیس نہیں تھا۔ اور یہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ ہی دے دیں گے اور یہ جو فلور ہے یہ عوام کی ہے۔ اور ڈیپارٹمنٹ بھی کسی طریقے سے عوام کے ہیں وہ بڑے سوچ بچار اور تحقیقات کے بعد یہ چیزیں لائیں۔

جناب اسپیکر: کچکول صاحب! میں یقین سے کہتا ہوں کہ اس پر میں ابھی تک کلیئر نہیں۔ اور اس سلسلے میں سیکرٹری قانون سے معلومات حاصل کر رہا ہوں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! جب آپ کوئی چیز ثابت نہ کر سکے صحیح یا غلط یعنی اس چیز پر بات نہ ہو جائے تو اس کے بارے میں صحیح اور غلط کی بات کس طرح کر سکتا ہوں۔ جب محترم نسیم نے غلط بیانی کا ذکر کیا ہے غلط بیانی اس وقت ہوسکتی ہے۔ جب منسٹر کوئی جواب دے دیں صحیح جواب ہے یا غلط جواب۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر! اس مسئلے کو اس وقت التوا میں رکھا جائے جب تک محکمہ قانون سے

معلومات لئے جائیں۔کہ جب ان سوالات کے جوابات اسمبلی فلور پر آ جائینگے اگر کوئی محرک نہ ہو جناب! میں آپ کی خدمت میں عرض کروں ایک تو آپ لوگ سنتے نہیں ہیں۔یہاں میں نے ایک تحریک التوا پیش کی تھی ۱۹۹۱ء میں جب امریکہ نے عراق پر بمبارمنٹ کیا تھا تحریک التوا ہم لوگوں کی پاس ہوئی فیڈرل گورنمنٹ میں اس وقت پرائم منسٹر نواز شریف تھے۔نواز شریف نے کیا کیا صوبائی گورنمنٹ کو کہا کہ آپ لوگ کیا کررہے ہیں۔اس وقت ملک سکندر ایڈوکیٹ اسپیکر تھے۔دوسرے دن حکومت نے کریم نوشیروانی کو کہا کہ قرارداد لائے تا کہ جو تحریک التوا ہے اسے remodel کردیں۔قرارداد جب لائی گئی تو نوشیروانی صاحب ایوان میں موجود نہیں تھے۔میں نے کہا کہ جی نوشیروانی صاحب تو نہیں تو اس وقت کے اسپیکر صاحب نے کہا کہ چونکہ یہ ٹیبل ہو چکی ہے۔یہ پراپرٹی ہے اسمبلی کا اس کے بعد محرک کی عدم موجودگی میں کسی دوسرے نے قرارداد پیش کی تا کہ امریکا کو خوش کریں۔لیکن آج سکندر صاحب یہاں موجود نہیں۔ابھی وہ کہتا ہے کہ امریکہ خراب ہے۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری قانون سے ہم نے رائے طلب کرلی ہے۔

محمد نسیم ترِیالئی: جناب اسپیکر! اس سلسلے میں میری تجویز ہے۔جسطرح منسٹر صاحبان کہہ رہے ہیں کہ آپ غلط بیانی کررہے ہیں۔اور میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ نے غلط بیانی کی۔چونکہ یہ عوامی مسائل ہیں چار آر ایچ سی ہسپتال ہیں وہاں پر کچھ نہیں ایک اسپیشل کمیٹی بنائی جائے آج ہی جا کر وہ ان کو دیکھ لیں۔اس مسئلے کا حل تو نکال لیں۔اس پر بحث ہو یا نہ ہو۔مگر یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے جہاں پہ نہ ڈاکٹرز ہیں نہ ایمبولینس نہ ایکسرے مشین۔

جناب اسپیکر: کچکول صاحب! محکمہ قانون کی رائے میرے سامنے موجود ہے میں اس کو دہراتا ہوں رول نمبر ۲۲۸ کے تحت تمام کاغذات یا دستاویزات میز پر رکھے جانے کے بعد سرکاری تصور ہو گئے۔مگر جب تک اسپیکر اس کی دہرائی نہ کریں اسکی قانونی حیثیت نہیں ہے۔اب سرکاری کارروائی ہوگی۔

شاہ زمان رند: جناب اسپیکر! جس طرح میں نے پہلے بھی کہا کہ میری ایک اہم تحریک التوا تھی جو بلوچستان اسمبلی کے تمام ممبران کی ضرورت تھی۔

جناب اسپیکر: قاعدے کیمطابق آپ کی ایک تحریک التوا آ سکتی ہے وہ آ گئی۔

<u>شاہ زمان رند:</u> جناب اسپیکر! ایک تحریک التوا اور دوسری تحریک استحقاق۔

<u>جناب اسپیکر:</u> ہمارے ریکارڈ میں آپ کی دونوں تحریک استحقاق ہیں۔

<u>شاہ زمان رند:</u> جناب اسپیکر! تحریک التوا میری یہ تھی کہ مجلس قائمہ وغیرہ بلوچستان اسمبلی سے متعلق یعنی کہ دوسال گزرنے کے باوجود اب تک مجلس قائمہ وغیرہ نہیں بنیں۔

<u>جناب اسپیکر:</u> او کے رند صاحب! مجھے یاد آیا وہ آپ کی جو تحریک التوا تھی وہ میری ٹیبل پر آئی چونکہ ہم نے already ایک کمیٹی بنائی ہے اس کمیٹی کو ہم نے refer کیا تو میں چیمبر میں اس کو نمٹایا۔۲۳ تاریخ کو اس کا اجلاس ہے۔ اس میں اس مسئلے پر غور کیا جائے گا۔

<u>شاہ زمان رند:</u> جناب اسپیکر! میں یہی کہنا چاہتا ہوں دوسال کا عرصہ گزرنے کے باوجود یہاں پر مجلس قائمہ وغیرہ نہیں بنیں ایک تو آپ کے سیکرٹری صاحبان آپ کو بتاتے ہیں کہ تحریک استحقاق ہے تحریک التوا نہیں جناب اسپیکر! جب کے سیکرٹری صاحب کو یہ علم نہیں کہ وہ تحریک استحقاق تھی یا تحریک التوا بعد میں دس منٹ کی بحث مباحثے کے بعد آپ کو بتاتے ہیں کہ اس کو چیمبر میں نمٹایا ہے یہ میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ وہ ایک اہم چیز ہے دوسال اسمبلی کو گزر گئے ہیں۔ منسٹر صاحبان اور بیوروکریسی اپنی من مانی کر رہی ہیں یہ وہی کمیٹیاں ہیں جو ان کو لگام دے سکتے ہیں۔ ان کو نہیں بناتے ہیں یہ جمہوری اداروں کے لئے بہت نقصاندہ ثابت ہوگا۔ لہٰذا کمیٹیوں کو بنایا جائے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> رند صاحب! آپ کو تحریری جواب دیا گیا آپ کو مل گیا۔

<u>شاہ زمان رند:</u> نہیں ملا ہے جناب اسپیکر!

<u>جناب اسپیکر:</u> اس تحریک التوا کے متعلق ہم نے تحریری جواب آپ کو دیا ہے آپ اس کو چیک کریں۔ کمیٹیاں بن چکی ہیں صرف چیئرمینوں کا انتخاب باقی ہے۔ انشاء اللہ عنقریب اس مسئلے کو ہم حل کر دیں گے۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال:</u> جناب اسپیکر صاحب! یہ رولز ۲۲۸ کا (۲ جو ہے All papers and documents Lead on the table shall be consider public.

<u>جناب اسپیکر:</u> رول نمبر ۲۲۸ کے تحت تمام کاغذات اور دستاویزات میز پر رکھے جانے کے بعد سرکاری تصور

ہو گئے مگر جب تک اسپیکر اس کی دہرائی نہ کرے اس کی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ یہ آپ بعد میں چیک کرے میں نے رولنگ دیدی اس وقت لاء سیکرٹری کی جو رائے میری ٹیبل پر پڑی ہے وہ میں نے آپ کو رولنگ کی صورت میں سنائی۔ اچھا وزیر قانون جہاں بھی ہیں اس کو ہاؤس میں۔۔۔۔۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل، جناب رحمت علی بلوچ صاحب اور جناب محمد نسیم تریالئی صاحب میں سے کوئی ایک صاحب اپنی مشترکہ تحریک التوا نمبر ۳۴ پیش کریں۔

محمد نسیم تریالئی: جناب اسپیکر! اس کا کیا ہوا؟

جناب اسپیکر: میں نے دیدیا۔ ابھی سیکرٹری قانون کی رائے آئی وہ فیصلہ ہے۔

محمد نسیم تریالئی: عارضی کمیٹی تو بن جائے وہاں پر ان کو دیکھ لینگے یہ مسئلہ تو ہے۔

جناب اسپیکر: خیر وہ بات دوسرا مسئلہ ہے استحقاق کے بارے میں میں نے فیصلہ دیدیا ہے allready ایک کمیٹی ہم نے بنائی ہے تمام ان چیزوں کو discuss کرنے کے لئے۔

محمد نسیم تریالئی: کمیٹی تو کر دیں۔

جناب اسپیکر: کمیٹی میں ہے کمیٹی میں زیارتوال صاحب ہیں آپ اس کو لکھ کر دیدیں۔

رحمت علی بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! جیسا کہ میرے دوست نسیم تریالئی صاحب نے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا کہ بیروزگار ویٹرنری ڈاکٹرز گیٹ پر احتجاج کر رہے ہیں۔ دو معزز منسٹر صاحبان یا ایک ایم پی اے ان کے ساتھ بھیج دیں تاکہ ان لوگوں سے ملیں اور بات کریں۔

جناب اسپیکر: احتجاج کا پتہ چلے کس بات پر احتجاج ہے؟

رحمت علی بلوچ: سر! یہ جو تحریک پیش ہوئی ہے اسی حوالے سے بیروزگاری کے حوالے سے۔

جناب اسپیکر: بیروزگاری تو پورے بلوچستان اور پاکستان کا مسئلہ ہے کیا کرے آپ لوگوں نے ہر بات اسمبلی تک لانے کے لئے وہ کہا ہے۔ جب بھی اسمبلی کا اجلاس ہوتا ہے لوگ آتے ہیں۔

رحمت علی بلوچ: سر! ہم لوگوں نے نہیں کہا ہے عوام ہیں لوگ مجبور ہیں بیروزگار ہیں سارے overage ہو گئے ہیں اسی لئے احتجاج کر رہے ہیں مظاہرہ کر رہے ہیں یہاں آئے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار اعظم موسیٰ خیل: روینیو منسٹر سے request ہے کہ ان کے ہمراہ آجائیں منسٹر فوڈ اور منسٹر رونیو۔

جناب اسپیکر: آپ جائیں گے؟

محمد نسیم تریالئی: یہ عوامی مسئلہ ہے عوامی مسئلے کے لئے سب جاتے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: آپ لوگوں کا شیوہ یہی رہا ہے کہ آپ لوگوں کو بیروزگار کر رہے ہیں لوگوں کے روزگار چھین رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: گیلو صاحب ساتھ جائیں۔

جناب اسپیکر: آرڈر، آرڈر اوکے۔

محمد نسیم تریالئی: جناب اسپیکر! مولوی صاحب بیٹھ کر بول رہے ہیں یہ اسمبلی قانون کی خلاف ورزی ہے اس کو پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہونا چاہیے اور بولنا چاہیے اور یہ اسمبلی کی خلاف ورزی ہے کہ وہ بیٹھا ہوا ہے تقریر کر رہا ہے ان سے request ہے اگر جو کچھ بولنا ہے وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بولیں۔

جناب اسپیکر: مولوی نور محمد صاحب! آپ چھوڑیں جی۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: کیوں چھوڑیں ٹھیک کہہ رہے ہیں جناب اسپیکر!

عبدالرحیم زیارتوال: ہمیں guide کرنا چاہیے اگر ایک اسپیکر نہیں ہے اور یہاں آکر وہ کہہ رہے ہیں۔

مولانا نور محمد (وزیر خوراک): یہ ان لوگوں نے لایا ہوا ہے وہ واپس کرلیں۔ ہمیں اس سے کیا ہے۔ بیروزگاری صرف ان لوگوں کا مسئلہ نہیں ہے سارے بلوچستان کا ہے سارے پاکستان کا ہے۔

جناب اسپیکر: اوکے رحیم صاحب!

عبدالرحیم زیارتوال: اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ مولانا نور محمد صاحب خود بلواتے ہیں پھر ہمیں بلا کے ان کے ساتھ وہاں بات کرتے ہیں۔ یہ بلوایا خود انہوں نے۔ پشتو مثال (چی پہ زان کی وینی۔ ھغہ پہ جہان کی وینے)

جناب اسپیکر: گیلو صاحب آپ جائیں۔ جی پیش کریں۔

تحریک التوا نمبر ۱۳۴

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: میں اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۷۰ کے تحت تحریک

التوا کا نوٹس دیتا ہوں تحریک یہ ہے کہ اس وقت محکمہ لائیو سٹاک کے تقریباً ۳۵۰ ویٹرنری ڈاکٹرز فارغ التحصیل ہیں جن میں سے ۱۹۹۵ء سے ۲۰۰۴ء تک یعنی دس سال اس طویل عرصے کے دوران صرف ۵۰ ویٹرنری ڈاکٹروں کو روزگار ملا ہے۔اس طرح ملک کے مختلف چھ یونیورسٹیوں سے سالانہ سینکڑوں ویٹرنری ڈاکٹرز فارغ التحصیل ہو رہے ہیں۔جبکہ بیروزگار ویٹرنری ڈاکٹرز کے لئے ہمارے صوبے میں پرائیوٹ سیکٹر میں بھی کہیں خاطر خواہ روزگار کا بندوبست نہیں ہے۔جس کی وجہ سے صوبہ بلوچستان میں ۵۰ فیصد سے زیادہ ویٹرنری ڈاکٹر زاہدالعمر ہو چکے ہیں۔ بیروزگار ویٹرنری ڈاکٹرز کے لئے وزیر اعلیٰ بلوچستان نے مورخہ یکم رجولائی ۲۰۰۴ء کے روزنامہ جنگ میں بیان جاری کیا تھا۔کہ بے روزگار ویٹرنری ڈاکٹروں کے لئے اسامیوں کی منظوری دی جائیگی۔لیکن وزیر اعلیٰ بلوچستان نے اپنے وعدے پر عمل درآمد نہیں کیا۔جسکی وجہ سے تاحال ویٹرنری ڈاکٹروں میں مایوسی پھیل گئی اور ۲۱ راگست ۲۰۰۴ کو مظاہرہ کی دھمکی دی ہے جیسا کہ مظاہرہ جاری ہے۔لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس فوری نوعیت کے اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ اس وقت محکمہ لائیوسٹاک کے تقریباً ۳۵۰ ویٹرنری ڈاکٹرز فارغ التحصیل ہیں جن میں سے ۱۹۹۵ء سے ۲۰۰۴ء تک یعنی دس سال اس طویل عرصے کے دوران صرف ۵۰ ویٹرنری ڈاکٹروں کو روزگار ملا ہے۔اس طرح ملک کے مختلف چھ یونیورسٹیوں سے سالانہ سینکڑوں ویٹرنری ڈاکٹرز فارغ التحصیل ہو رہے ہیں۔جبکہ بیروزگار ویٹرنری ڈاکٹرز کے لئے ہمارے صوبے میں پرائیوٹ سیکٹر میں بھی کہیں خاطر خواہ روزگار کا بندوبست نہیں ہے۔جس کی وجہ سے صوبہ بلوچستان میں ۵۰ فیصد سے زیادہ ویٹرنری ڈاکٹر زاہدالعمر ہو چکے ہیں۔ بیروزگار ویٹرنری ڈاکٹرز کے لئے وزیر اعلیٰ بلوچستان نے مورخہ یکم رجولائی ۲۰۰۴ء کے روزنامہ جنگ میں بیان جاری کیا تھا۔کہ بے روزگار ویٹرنری ڈاکٹروں کے لئے اسامیوں کی منظوری دی جائیگی۔لیکن وزیر اعلیٰ بلوچستان نے اپنے وعدے پر عمل درآمد نہیں کیا۔جسکی وجہ سے تاحال ویٹرنری ڈاکٹروں میں مایوسی پھیل گئی اور ۲۱ راگست ۲۰۰۴ کو مظاہرہ کی دھمکی دی ہے جیسا کہ مظاہرہ جاری ہے۔لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس فوری نوعیت کے اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔سردار اعظم صاحب اس کی admissibility پر آپ مختصر بولیں۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل</u>: جناب اسپیکر صاحب! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے جب سے ہماری صوبائی حکومت بنی ہے صوبائی حکومت کا یہ شیوہ رہا ہے جناب اسپیکر صاحب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ لوگوں کو آپ روزگار دیتے لوگوں کی مدد کرتے ان کی دادرسی کرتے لیکن جناب اسپیکر! عملاً ایسا ہورہا ہے کہ مختلف محکموں میں جیسا کہ لائیواسٹاک ہے پی ایچ ای کو آپ لے لیں اسی طرح آپ ایگریکلچر کو لے لیں جب سے ہماری حکومت آئی ہے یہ ہمارے عوام کو ہمارے لوگوں کو بے روزگار کرنے کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ جناب اسپیکر! اس وقت جو بے روزگاری کا عالم ہے جیسا کہ تحریک التوا میں نے پیش کی ہے ۳۵۰ ویٹرنری ڈاکٹرز بے روزگار ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی کہا ہے یہ اخباری تراشہ ہے میرے ساتھ جو کہ قائد ایوان صاحب نے بھی ویٹرنری ڈاکٹروں کے لئے اسامیوں کی منظوری دی جائیگی۔ رواں مالی سال کے دوران لائیواسٹاک میں آنے والے پراجیکٹ کی خالی اسامیوں پر بے روزگار ڈاکٹروں کی تعیناتی عمل میں لائی جائیگی۔ یہ اخباری تراشہ ہے کہ بے روزگار ویٹرنری ڈاکٹروں کی صوبائی سیکرٹری سے ملاقات مسائل سے اگاہ۔ سیکرٹری لائیواسٹاک اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری نادر علی نے پوسٹیں مختص کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! ابھی تک اس پر عملدرآمد نہیں ہوا ہے ہماری گزارش یہ ہے تحریک التوا کی غرض و غایت یہ ہے کہ جو ڈاکٹرز اس وقت محکمہ لائیواسٹاک میں بے روزگار ہیں ان کو فوری طور روزگار مہیا کیا جائے۔ چونکہ تحریک التوا بے روزگاری کے سلسلے میں ہے اس لئے میں ایک گزارش اور کرتا ہوں PHE کے حوالے سے۔ عبدالرحیم زیارتوال نے اس پر تحریک التوا اسمبلی میں پیش کی جس پر صوبائی وزیر برائے PHE نے وزیر اعلیٰ بلوچستان کے behalf پر ان تمام ملازمین کو جن کی تعداد ۶۷ ہے دوبارہ بحال کرنے کا حکم دیا اور دونوں ایوانوں کو یہ کہتے ہوئے باور کروایا گیا کہ میں مولانا عبدالباری اس ہاؤس میں اعلان کرتا ہوں کہ PHE کے ملازمین بحال ہیں، بحال ہیں، بحال ہیں۔ اور ہزار مرتبہ کہتا ہوں کہ بحال ہیں۔ اور ان ملازمین کو کوئی بھی نوکری سے نکال نہیں سکتا ہے لہٰذا عبدالرحیم زیارتوال صاحب کا شکریہ کہ انہیں میرے محکمے کے لوگوں سے زیادہ ہمدردی ہے لہٰذا محترم رکن اسمبلی اپنا اور ہاؤس کا وقت ضائع نہ کریں اس وقت اسپیکر جمال شاہ کاکڑ صاحب نے تحریک التوا پر یہ بات کہتے ہوئے نمٹا دی کہ چونکہ PHE کے ملازمین کے مسئلے کو حل کر دیا گیا ہے لہٰذا اس پر مزید بحث نہیں ہونی چاہیے۔ لیکن

جناب اسپیکر! افسوس صد افسوس مزید چھ سے سات ماہ گزر گئے ان لوگوں کی مستقلی کا کیس ابھی تک وزیراعلیٰ صاحب کی ٹیبل پر پڑا ہوا ہے اور کبھی فائل وہاں سے بغیر کسی کارروائی کے دوبارہ S&GAD کو بھیج دیا جاتا ہے اور کبھی کیبنٹ میں بھجوایا جاتا ہے اور کبھی انہی ملازمین کے کیس کو کیبنٹ میں ڈیفر کیا جاتا ہے جس کا ثبوت زیارت میں ہونے والے کیبنٹ کے اجلاس میں جس کا ایجنڈا۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! یہ آپ admissibility پر بول رہے ہیں؟

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جی یہ PHE اور لائیو اسٹاک کے حوالے سے۔

جناب اسپیکر: تحریک التوا تو صرف لائیو اسٹاک کے حوالے سے ہے۔ دیکھو سردار صاحب آپ مہربانی کریں پھر آپ ہم سے ناراض بھی زیادہ ہوتے ہو اب admissibility کا مقصد یہ ہے کہ جو مذکورہ تحریک التوا ہے اس پر آپ بات کریں PHE کی طرف نہ جائیں اگر میں ایک بات کہوں گا تو آپ ناراض ہونگے کہ اس میں وہ اپنا گریزی بھی پاس کرتے ہو۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر! ناخوشی کی بات اس وقت آتی ہے کہ جب آپ قانون کو ادھر ادھر کر لیتے ہیں لیکن اگر قانون کی بات ہو تو ہم کسی صورت میں آپ سے ناراض نہیں ہونگے۔ کیونکہ قانون کی لاج رکھنا ہے۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! آج کے بعد انشاء اللہ رولز کے خلاف نہ آپ کو موقع دونگا نہ ٹریژری بنچز کو موقع دونگا ہاؤس رولز کے مطابق چلے گی چاہیے آپ لوگ آتے ہو یا نہیں اب پوائنٹ آف آرڈر بھی رولز کیمطابق ہوگا اور ہر بات رولز کے مطابق ہوگی۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: بس سر! ٹریژری بنچز والے اس میں پھنسیں گے انشاء اللہ ہمیں مکمل یقین ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ بے روزگار لوگ ہیں ان کو روزگار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: او کے مہربانی، ابھی منظور نہیں ہوا ہے۔ جی کچھ کہیں آپ۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات): جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: نہیں قدوس صاحب اس میں اس کا نام بھی ہے، یہ بھی ذرا کچھ بولے گا۔ جی رحمت علی صاحب ۔نہیں چونکہ دونوں کا نام ہے ابھی بھی تھوڑا سا اس میں، جی۔

رحمت علی بلوچ: جناب اسپیکر! جہاں تک اس تحریک کا تعلق ہے میرے خیال میں یہاں بلوچستان میں، بلوچستان کے عوامی نمائندے جو اس ایوان میں بیٹھے ہیں ہم سب پر فرض ہوتا ہے کہ عوامی مسائل عوام کے جتنے بھی مسئلے ہونگے یہاں ہمیں اجاگر کرنا چاہیے لیکن اس تحریک کے آنے سے پہلے ہمارے معزز منسٹر صاحب نے جس طرح کہا کہ ان لوگوں کو آپ لوگوں نے لایا ہے اور آپ لوگ ہی بھیج دیں میرے خیال میں یہ کوئی غلط بات نہیں ہے اگر سرکار ان لوگوں کو روزگار دیں تو credit سرکار کو جاتی ہے جس طرح میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں یہاں بے روزگار ڈاکٹروں کی ایکشن کمیٹی میں احتجاج کا کال دیا تھا اور احتجاج بھی کیا تھا تو ہم لوگوں نے تحریک لائی اور تحریک پر یقین دہانی ہوئی بارہ سو ڈاکٹروں کو روزگار ملا میرے خیال credit صوبائی حکومت کو جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: رحمت علی صاحب! admissibility پر بولیں۔

رحمت علی بلوچ: سر! میں اسی پر بات کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں اس پر آجائیں۔

رحمت علی بلوچ: لیکن ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے عوامی نمائندے عوام کے مسئلوں کو دیکھ کر عوامی مسائل کو سن کر پتہ نہیں کیوں تنگ ہوتے ہیں ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ عوام نے ہمیں ووٹ دے کر یہاں تک پہنچایا ہے عوام نے ایک شرف بخشی ہے لیکن عوامی مسائل سے چشم پوشی کرنا یہ سراسر ناانصافی ہے دوسری بات یہ ہے کہ میں اس معزز ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں جو ۳۵۰ بیروزگار رویٹرنری ڈاکٹرز ہیں اور دس سال کے دوران ۱۹۹۵ء سے لیکر ۲۰۰۴ء تک صرف پچاس ڈاکٹروں کو روزگار ملا ہے ملک کی چھ یونیورسٹیوں سے ہمارے لوگ فارغ ہوکر آرہے ہیں بلکہ اس ملک میں باقی صوبوں میں دیکھا جائے تو وہاں پرائیوٹ جگہوں میں لوگوں کو ملازمت یا سروس کے مواقع ملتے ہیں لیکن یہاں پر بدقسمتی سے یہاں پرائیوٹ سیکٹر میں بھی صوبہ بلوچستان میں کوئی روزگار کے مواقع نہیں ہیں۔ صرف وہی امیدیں ہیں کہ گورنمنٹ ہمیں پوسٹ دے دے تو میں ریکوئسٹ کرتا ہوں ہمارے منسٹر لائیوسٹاک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اس سے اور اس معزز ایوان سے کہ اس تحریک کو منظور کیا جائے کیونکہ تین سو پچاس ڈاکٹر اوورایج ہو رہے ہیں اور مایوسی کے شکار ہیں اور فاقہ کشی پر مجبور ہیں یہ نہیں کہ کوئی روڈ پر آکر خودکشی کرے اور ہم یہی

چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ کو وہی مسئلے پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں کہ اس پر عملدرآمد ہو عوامی مسئلے حل ہوں اور میں ریکوئسٹ کرتا ہوں اس ایوان سے کہ اس تحریک کو بحث کے لئے منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی بزنجو صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال: بزنجو صاحب کے کہنے سے پہلے۔

جناب اسپیکر: یہ بحث کے لئے منظور نہیں ہوا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال: اس کی admissibility پر میں ایک دو اور گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ نہیں بول سکتے ہیں اس پر، admissibility پر صرف وہ محرکین بول سکتے ہیں۔

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات): سر ایک بول سکتا ہے admissibility پر اگر۔۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ ذرا دیکھیں آپ پھر مجھے ملامت کرتے ہو رولز کو آپ دیکھیں admissibility کا، جب تک بحث کے لئے منظور نہ ہوں تو اس پر کوئی بھی نہیں بول سکتا جب بحث کے لئے منظور ہو پھر بول سکتے ہیں، تو بس وہی تو ہم نے غلطی کی تھوڑی سی رعایت دے دی ابھی آپ لوگ عادی ہو گئے ہو، نہیں نسیم صاحب، جی آپ بولیں۔

محمد نسیم تریالئی: شکریہ جناب اسپیکر! کہ آپ مجھے صوبے کے بہت اہم شعبے سے تعلق رکھنے والے ویٹرنری ڈاکٹرز جو بے روزگار ہیں اس پر بحث کرنے کا موقع دیا۔ اگر دیکھا جائے تو صوبے میں روز بروز بے روزگاری بڑھتی جارہی ہے آپ صرف ایک یونیورسٹی کو لے لیں جو اس صوبے کی واحد یونیورسٹی ہے جہاں سے ہر سال ہزاروں طلبہ فارغ التحصیل ہوتے ہیں مگر آپ اندازہ کر لیں میں اس کو mention کر رہا ہوں کہ کم از کم چار ہزار طلبہ ایک سال میں فارغ التحصیل ہوتے ہیں اگر آپ اس کو دیکھ لیں کہ چار ہزار طلبہ کو ایک سال میں کتنے کو روزگار ملا یہ آپ پانچ پرسنٹ بھی نہیں بتا سکتے ہیں سارے تعلیم یافتہ لوگ بے روزگار ہو رہے ہیں حالانکہ اس صوبے کا تعلیمی ریشو بہت ہی کم ہے باقی تقریباً ستر پرسنٹ سے زیادہ لوگ جوان پڑھ ہیں اس کو تو سرے سے ہی کوئی روزگار نہیں ہیں اور جو تھوڑا بہت روزگار انہوں نے بنایا ہے تو اس پر بولی چلائی جاتی ہے جناب اسپیکر! یہ ڈاکٹرز جو بیروزگار ہیں ایک بیان میں آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں جو ہمارے صوبے کے سی ایم صاحب نے ان سے وعدہ کیا ہے۔

جناب اسپیکر: وہ سردار صاحب نے پڑھ کر بتا دیا۔

محمد نسیم ترپالئی: پھر بھی میں اس کو repeat کرنا چاہتا ہوں ویٹرنری ڈاکٹروں کے لئے اسامیوں کی منظوری دی جائے گی رواں مالی سال کے دوران لائیوسٹاک میں آنے والے پراجیکٹس کی خالی اسامیوں پر بے روزگار ڈاکٹرز کی تعیناتی عمل میں لائی جائیگی سید احسان شاہ ہمارے صوبے کے دو اہم منسٹر حضرات جو ایک سی ایم ہیں اور ایک منسٹر خزانہ ہیں اور ساتھ ہی لائیوسٹاک کا منسٹر بھی اس میٹنگ میں بیٹھے ہیں ان سے یہ وعدہ کیا ہے کہ یہ جو ابھی مالی سال گزر گیا اس میں ان بے روزگار ڈاکٹروں کو روزگار دیں گے ابھی پورے صوبے میں ویٹرنری ہسپتال موجود ہیں مگر وہاں ڈاکٹر نہیں ہیں تو آپ سے ریکوئسٹ یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ آپ اس پر رولنگ دیں چونکہ ہمارے صوبے کا جو زیادہ دارومدار ہے زراعت کے علاوہ وہ مالداری پر بھی ہے مالداری آپ دیکھ لیں جو مالداری ہورہی ہے وہاں ایک دو ڈسپینسری تو موجود ہے مگر ڈاکٹر نہیں ہے تو تین سو پچاس ڈاکٹر اتنا مسئلہ ہے بھی نہیں سی ایم صاحب نے بھی وعدہ کیا ہے لائیوسٹاک کے منسٹر نے وعدہ کیا ہے احسان شاہ نے بھی وعدہ کیا ہے اور ایز مجموعی یہ عوامی مسئلہ بھی ہے کہ اگر ہمارے ڈاکٹر صاحبان روڈوں پر نکل آئے تو عام لوگوں کا کیا حال ہوگا عام تعلیم یافتہ ایم اے، ایم ایس سی، بی اے، بی ایس سی، یہ تو سالوں سال ان کے ہاتھوں میں ڈگریاں ہونگی اور وہ سوائے جلانے کے اور کوئی کام نہیں آئے گا تو آپ سے ریکوئسٹ ہے کہ کم از کم اس تحریک التوا کو بحث کے لئے منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: اوکے، جی قدوس بزنجو صاحب۔ نہیں یہ تو کچکول صاحب بحث کے لئے منظور نہیں ہوا ہے صرف محرکین ہیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: سر بات یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں کچکول صاحب آپ سنیں یہ صرف admissibility پر یہ محرکین بول رہے تھے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب! ہم یہ کہتے ہیں کہ اس کی admissibility یہ ہے کہ اس وقت یہ جو ڈاکٹرز حضرات ہیں وہ آپ کی اسمبلی کے سامنے ہڑتال پر ہیں ہم لوگوں نے جا کر ان کی جو ہڑتال ہے اس کو wind up کردیا دوسری سر! بات یہ ہے کہ یہ اتنا important ہے ہم لوگ خواہ مخواہ اس پر

سوچتے ہیں ہماری زندگی تو یہی مال مویشی پر ہے یا ایگریکلچر پر ہے اس سلسلے میں جناب والا! حکومت کی کوئی ذمہ داریاں ہیں کہ ان مسلوں پر وہ۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: سن لیا کچکول صاحب، جی بزنجو صاحب!

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات): جناب اسپیکر! جیسے کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہماری حکومت ہر وقت بے روزگاری کے خاتمے کے لئے کوشاں ہے اور پچھلے دس سالوں سے ڈاکٹروں کی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں کوئی پوسٹ نہیں آئی تھی ہماری گورنمنٹ نے آتے ہی اس پر ان کی پوسٹوں کی منظوری دی اور پبلک سروس کمیشن میں سارے ڈاکٹر adjust ہو گئے اب یہ جو ویٹرنری ڈاکٹروں کا مسئلہ ہے اس میں بھی جام صاحب نے جولائی میں اور یہ اگست ہے ایک مہینے میں جام صاحب نے ہمیں ہدایت دی کہ جلدی ان کے جتنے وہ demands ہیں اس کی سمری بنا کر فنانس کو بھیج دیں کیونکہ یہ ایسی چیز نہیں ہے کہ وہ ایک دن میں ہم کر سکتے ہیں سمری بنا کر پھر اس کو کیبنٹ میں پیش کریں گے کیونکہ ساڑھے تین سو ڈاکٹروں کا مسئلہ ہے اور نہیں کہ ہم جیب سے پانچ، دس روپے نکال کر دینگے یہ ساری سرکاری کارروائی ہوتی ہے next کیبنٹ میں انشاءاللہ اس کو رکھا گیا ہے اور ہماری گورنمنٹ ہر وقت اسی کوشش میں ہے کہ کوئی بے روزگار نہیں رہے یہی ایک وہ ہے کہ پی ایس ڈی پی میں ہم لوگوں نے گیارہ ہزار پوسٹیں رکھی ہیں اور انشاءاللہ اس سے بے روزگاری کا خاتمہ ہوگا۔

جناب اسپیکر: اچھا اس میں آپ لوگوں نے سمری تیار کی ہوئی ہے؟

عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور پرورش حیوانات): جی ہاں سمری تیار کر کے فنانس کو بھیج دیا گیا اور next کیبنٹ کی میٹنگ میں انشاءاللہ اس کو پیش کریں گے۔

جناب اسپیکر: اوکے۔منسٹر صاحب کی مثبت یقین دہانی پر تحریک نمٹائی جاتی ہے، جی اب میں نے رولنگ دے دی ہے جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب! یہ بے روزگاری کے مسائل ہیں اور خاص کر ہمارے پندرہ سو گریجوئٹ انجینئرز بے روزگار پھر رہے ہیں ان کو بھی یہاں چیمبر میں بیٹھ کر گزارش کی ہے کہ آئندہ جو کیبنٹ کی میٹنگ ہوگی ان کا کیس بھی takeup کریں گے۔اب اسمیں پرابلم یہ ہے کہ

پچھلے نو سال سے کوئی روزگار مہیا نہیں کیا گیا ہے بے روزگار انجینئرز کو اگر ایک ایک سو کی اسامی بھی حکومت رکھتی تو آج ان کا مسئلہ بخوبی حل ہوسکتا تھا۔ اب سارا بوجھ آ کر موجودہ حکومت پر آن پڑا ہے اب گیارہ سو انجینئرز کو ایک وقت میں اکاموڈیٹ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے اور ہمارے بھائی سب کو پتہ ہے اور ہمارے صوبے کی مالی حالت اس وقت بڑی مخدوش ہے اس کے باوجود ہم یہ کوشش کررہے ہیں کہ جیسے ویٹرنیری ڈاکٹرز ہیں پہلے کا مسئلہ ہے دوسرے ڈاکٹروں کا مسئلہ حل ہوا ہے اور ہم اب یہ کوشش کررہے ہیں کہ جو بے روزگار انجینئرز ہیں ان کا بھی انشااللہ آئندہ کی میٹنگ میں ہم کوئی نہ کوئی حل نکالیں گے۔ تاکہ جو یہاں کے ہمارے جو چھوٹے بھائی ہیں وہ بے روزگاری ہیں ان کا یہ ایک مسئلہ حل ہوجائے گا۔ مگر ایک ایسی پالیسی بنائیں گے جو میں خود اس کے لئے سی ایم صاحب سے بھی رکوئیسٹ کروں گا کیونکہ یہ تمام چیزیں ایس اینڈ جی اے ڈی کی جانب سے پیش کی جاتی ہیں اور جو محکمے ہیں پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ ہمیں بھیجے گا ہم اس کو کیبنٹ کی میٹنگ میں لے آئیں گے مگر میری ذاتی کوشش یہ ہوگی کہ ذاتی طور پر ہم ایک ایسا سسٹم بنائیں کہ اس صوبے سے بے روزگاری ختم کریں اور خاص کر نو سال سے کوئی انجینئر آج تک نہیں لگ سکا ہے تو سارا لوڈ آ کر موجودہ حکومت پر پڑ رہا ہے تو اگر سو سوا سامیاں کریٹ کرتا جائے آدمی تو میرے خیال میں ہمیں یہ آج تکلیف نہ اٹھانی پڑتی۔ بہرحال ہماری کوشش یہ ہوگی ہم انکا ازالہ کریں گے اور روزگار ان کو مہیا کریں گے۔

<u>سرکاری کارروائی برائے قانون سازی</u>

<u>جناب اسپیکر:</u> وزیر قانون کاٹن کنٹرول کا ترمیمی مسودہ قانون پیش کریں۔

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور):</u> میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کاٹن کنٹرول کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

<u>جناب اسپیکر:</u> بلوچستان کاٹن کنٹرول کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء ایوان پیش ہوا۔

<u>جناب اسپیکر:</u> بلوچستان کاٹن کنٹرول کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور):</u> میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کاٹن کنٹرول کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ

۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ بلوچستان کاٹن کنٹرول کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ جو منظوری کے حق میں ہیں ہاتھ اٹھائیں۔

(تحریک منظور ہوئی)

عبدالرحیم زیارتوال: جناب! اچھا تو یہ ہوتا کہ یہ مسودہ قانون کمیٹی کے سپرد ہوتا۔ اور یہ تحریک۔۔۔۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں بلوچستان پیداواری منڈیوں کا ترمیمی مسودہ قانون نمبر ۹ مصدرہ ۲۰۰۴ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان پیداواری منڈیوں کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء مسودہ قانون نمبر ۹ مصدرہ ۲۰۰۴ء ایوان میں پیش ہوا۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ پیداواری منڈیوں کے ترمیمی مسودہ قانون نمبر ۹ مصدرہ ۲۰۰۴ء کو صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ پیداواری منڈیوں کے ترمیمی مسودہ قانون نمبر ۹ مصدرہ ۲۰۰۴ء کو صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)

جناب اسپیکر: وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کا مسودہ قانون پیش کریں۔

مولانا عبدالباری (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): میں کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء ایوان مین پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء ایوان میں پیش ہوا۔

جناب اسپیکر: وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اگلی تحریک پیش کریں۔

مولانا عبدالباری (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن

اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء کوصوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر۸۴ کے مقتضیات سے مستثنٰی قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ کوئٹہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء کوصوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر۸۴ کے مقتضیات سے مستثنٰی قرار دیا جائے۔

سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)

جناب اسپیکر: وزیر تعلیم سردار بہادر خان ومن یونیورسٹی کا مسودہ قانون پیش کریں۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم): میں سردار بہادر خان ومن یونیورسٹی کا مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء ایوان مین پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ سردار بہادر خان ومن یونیورسٹی کا مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء ایوان میں پیش ہوا۔

جناب اسپیکر: وزیر وزیر تعلیم اپنی اگلی تحریک پیش کریں۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ سردار بہادر خان ومن یونیورسٹی کے مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء کوصوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر۸۴ کے مقتضیات سے مستثنٰی قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ سردار بہادر خان ومن یونیورسٹی کے مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء کوصوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر۸۴ کے مقتضیات سے مستثنٰی قرار دیا جائے۔

سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب! ہم نے یہ دیکھا ہے کہ بلوچستان ایک ایسا لاوارث صوبہ ہے آیا بلوچستان مین کوئی ایسا نام نہیں۔ ہماری جو پوسٹ ہیں وہ لے جا رہے ہیں۔ ہمارے جو نام ہیں وہ لے جا رہے ہیں بچے بھی پیدا ہونگے ان کا نام بھی وہ رکھیں گے میرے کہنے کا مقصد ہے یہاں ہماری ایسی شخصیات ہیں جن کے نام پر رکھا جا سکتا ہے۔ جیسے صمد خان شہید اچکزئی ہیں۔ ہمارے جمالی برادران میں ہیں ہمارے غوث بخش بزنجو ہیں اور ہم نے یہ دیکھا ہے کہ ہمارے ساتھ ایسا ہی رویہ اختیار کیا جا رہا ہے وہاں اس کالج

کا نام بزنجو رکھ لیں گے میری یہ استدعا ہے حکومت سے اور منسٹر ایجوکیشن سے خدا کے لئے کوئی ایسا نام رکھ دیا جائے اور اتنے important figure ہی نہیں صرف ایک ڈکٹیٹر کا بھائی ہے ۔ اور ہمارے ادارے کے نام اس سے منسوب کیا جارہا ہے۔

جناب اسپیکر: اوکے۔ اب اسمبلی کا اجلاس ۲۴ راگست ۲۰۰۴ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس گیارہ بجکر پچپن منٹ پر مورخہ ۲۴ راگست ۲۰۰۴ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)